15

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

21 اپریل 2004ء — 30 صفر المظفر 1425ھ

www.tanzeem.org

فتنہ علمائے سُوء

پھر اس سے بھی بڑھ کر ماتم انگیز منظر یہ ہے کہ ان امرائے فاسقین روٗسائے فاجرین کے حاشیہ نشینوں اور وابستگانِ دولت کی فہرست میں بہت سے علماء وصوفیا کے نام بھی نظر آتے ہیں' جو اپنے تئیں مسندِ نبوت کا جانشین اور فضائل رسالت کا وارث حقیقی سمجھتے ہیں اور اتقاء وتقدّس کے دامنوں کو ہزاروں انسانوں سے سنگِ اسود کی طرح بوسہ دلاتے اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت وکبرِ تقدس سے حرکت دیتے ہیں۔

ان کو اس فضیلت وپیشوائی کا بڑا ہی گھمنڈ ہے۔ وہ جب اپنے مریدوں اور معتقدوں کے جمگھٹے میں تسبیح مکر وسجادۂ زُور کے ساز وسامانِ فریب کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو خدا کی الوہیت اور رسولوں کی قدوسیت سے اپنے تقدس وکبریائی کو کسی طرح کمتر نہیں سمجھتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود شریعت کی توہین اور دین الٰہی کی سب سے بڑی تذلیل ہے۔

قوم کا بدتر سے بدتر اور جاہل گروہ بھی ان خلفائے شیاطین ونائبینِ ابلیس لعین سے زیادہ نیک اور زیادہ راستباز ہے۔ کیونکہ یہ علمائے سوء ہیں' اور ان کے فتنہ سے بڑھ کر قوم کے لئے کوئی فتنہ نہیں۔ ہواء نفس ان کی شریعت ہے' درہم ودنانیر ان کا قبلہ ہے' نفس وشیطان ان کا معبود ہے اور طلب جاہ ومال ان کا ذکر وفکر ہے۔

چونکہ ان کو امراء فساق اور روسائے فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف ومناصب ملتے ہیں اور نذر ونیاز کی فتوحات کا پیہم سلسلہ جاری رہتا ہے' اس لئے ان کی زبانیں گونگی ہوگئی ہیں اور اپنے منصبوں اور تنخواہوں اور نذر ونیاز کی لعنت کے بند ہوجانے کے خوف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتے۔

حکم الٰہی کو ٹھکرایا جاتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ نہ تو کسی شیطانِ اخرس کی زبان معروف کے لئے کھلتی ہے نہ کسی خلیفۂ ابلیس کو شریعت کی علانیہ توہین پر غیرت آتی ہے۔ امر بالمعروف کو انہوں نے یکسر بھلا دیا ہے اور نہی عن المنکر کو اپنے مقاصد نفسانیہ کے خلاف دیکھ کر نسیاً منسیاً کر دیا ہے۔ اگر وجود مقدس حضرت صادق مصدوق ﷺ کا حکم باطل نہیں تو میں کہتا ہوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ایسے ہی علمائے سوء کو ہوگا:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت ترین عذاب ہوگا' ان میں سے ایک وہ عالم بھی ہے جس کے علم سے کچھ نفع وفائدہ نہیں پہنچتا۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ماخذ: ارکان اسلام

تحریر: مولانا ابوالکلام آزاد

اس شمارے میں

نئی نصابی کتب اور ہماری مذہبی کتابیں

دجالی تہذیب میں اللہ تعالیٰ کے وفادار بندے

انٹرویو
شیخ احمد یاسین شہید

جنگ زرگری

منزل ہے کہاں تیری' اے لالۂ صحرائی!

صدق وتصدیق
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

نئے ہیروشیما جنم لے رہے ہیں

کاروانِ خلافت: منزل بہ منزل

سورۃ آل عمران آیات (13-14)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ○ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ○﴾

’’تمہارے لئے دوگروہوں میں جو (جنگ بدر میں) آپس میں بھڑ گئے (قدرتِ خدا کی عظیم الشان) نشانی تھی۔ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا۔اور دوسرا گروہ (کافروں کا تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا۔اور اللہ اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔جو اہل بصارت ہیں ان کے لئے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں۔اور اللہ کے پاس بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔‘‘

اب جنگ بدر کا ذکر آ رہا ہے کہ تمہارے لئے ان دوگروہوں میں ایک نشانی موجود ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی تھی‘ یعنی جنگ بدر۔اس میں ایک طرف مسلمان تھے اور دوسری طرف مشرکین مکہ۔مسلمان تو اللہ کی راہ میں لڑ رہے تھے جبکہ دوسرا گروہ کافر تھا۔وہ اپنی آنکھوں سے ان کو دگنا دیکھ رہے تھے۔اس کے کئی معنی کئے گئے ہیں۔ایک یہ کہ مسلمان تو کھلم کھلا دیکھ رہے تھے کہ ہم سے دگنی بلکہ تین گنی فوج ہے کافروں کی۔دوسرا یہ کہ بعض روایتوں میں ایسا بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے موقعہ پر کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب ڈال دیا تھا کہ انہیں مسلمان اپنے سے دگنے نظر آ رہے تھے۔ایسا ہو جاتا ہے کہ کبھی ساعت اور بصارت اس انداز میں متاثر ہو جاتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ تو اپنی نصرت کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔اس میں یقیناً ایک عبرت اور سبق آموزی ہے۔لیکن یہ عبرت صرف ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے جو آنکھیں رکھتے ہوں‘ جن میں دیکھنے کی صلاحیت موجود ہو۔

آیت نمبر **14** انسانی فطرت کے اعتبار سے اہم آیت ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں طرح طرح کی محبوبیت اور کشش رکھی ہے۔اس کشش سے متاثر ہونا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔اسی سے دنیا کی رونقیں ہیں اور مشیت الٰہی کے تحت دنیا کا نظام چل رہا ہے۔میاں بیوی میں کشش کے نتیجے میں اولاد پیدا ہوگی اور دنیا آباد رہے گی۔دولت کی طلب ہوگی تو آدمی محنت اور مشقت کرے گا‘ کمائے گا۔یہ بنیادی حیوانی جبلتیں ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ان جبلتوں کو دبا کر رکھا جائے۔نہ تو ان کو بالکل ختم کیا جائے اور نہ ہی ان کو آزاد چھوڑ دیا جائے بلکہ ان پر کنٹرول رکھا جائے۔اللہ کی محبت اور اللہ کی شریعت کو ان سے بالاتر رکھا جائے۔اسلام میں تعذیب النفس Annihilation نہیں ہے‘ رہبانیت نہیں ہے۔البتہ اسلام ضبط نفس (**self control**) کی تعلیم دیتا ہے۔

نفس انسانی منہ زور گھوڑے کی طرح ہے۔یہ جتنا طاقت ور ہوگا‘ اتنا ہی انسان کے لئے تیز دوڑنا آسان ہوگا۔مگر گھوڑا جتنا منہ زور اور طاقت ور ہوگا اتنی ہی اسے قابو میں رکھنے کی زیادہ ضرورت ہوگی۔ورنہ اگر سوار اس پر قابو نہ پا سکا اور اسی کے رحم و کرم پر ہو گیا تو وہ جہاں چاہے گا‘ اسے پٹخ دے گا۔پس نفس پر کنٹرول ہونا ضروری ہے‘ البتہ نفس کو مکمل کچل ڈالنا (Annihilation) اسلام میں نہیں ہے۔

لوگوں کے لئے عورتوں کے ساتھ شہوانی کشش مزین کر دی گئی ہے۔یوں سمجھئے کہ قرآن ایک طرح سے فرائیڈ کی تائید کر رہا ہے جو کہتا ہے کہ انسان کے اندر سب سے طاقتور جذبہ (Potent motive) شہوت ہی کا ہے۔یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا ہے‘ اگرچہ بعض اوقات کوئی دوسرا جذبہ خصوصاً معاشی ضرورت‘ بھوک پیاس کی شدت بھی حد سے بڑھ جائے تو انسان انتہائی اقدام کر بیٹھتا ہے۔تاہم رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔عورت کی محبت انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے۔بلعم بن باعوراء یہود کے اندر ایک بڑا عالم اور فاضل شخص تھا۔ایک عورت کے چکر میں آ کر وہ شیطان کا پیرو بن گیا (اس کا قصہ سورۃ الاعراف میں آئے گا) بہرحال یہ جذبہ اگر کنٹرول میں ہے تو صحیح ہے۔پھر بیٹوں کی محبت ہے‘ بیٹے ہوں گے تو نام چلتا رہے گا‘ بڑھاپے کا سہارا بنیں گے۔پھر سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے ہیں۔اچھی نسل کے نشان زدہ گھوڑے ہیں اور مال مویشی ہیں‘ کھیتی ہے۔ان سب کی محبت انسان کے دل میں ودیعت کر دی گئی ہے۔بس یہ سب کچھ اس دنیا کی زندگی کا سازوسامان ہیں۔اس زندگی کی ضروریات کی حد تک ان سے فائدہ اٹھانا کوئی بری بات نہیں۔مگر اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے۔اگر ایمان بالآخرت ہے تو انسان ان تمام چیزوں کی محبت کو‘ اپنے جذبات و میلانات کو ایک حد کے اندر رکھے گا‘ اس سے آگے نہ جانے دے گا۔لیکن اگر کوئی شے بھی اس قدر زوردار ہو گئی کہ انسان کے دل پر اس کا قبضہ ہو گیا تو ایسا انسان برباد ہو گیا۔اب وہی اس کا نِد اور معبود ہے‘ چاہے وہ دولت ہو یا کوئی اور شے۔

فرمانِ نبویؐ

بہتر انسان کون ہے؟

چوہدری رحمت اللہ بٹر

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ))

(رواہ البخاری و مسلم)

کہا گیا (یعنی ایک اعرابی نے آ کر سوال کیا) اے اللہ کے رسول! (ﷺ) لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ مؤمن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرتا ہے‘‘۔

یعنی اللہ کی نگاہ میں سب سے زیادہ قابل احترام اور ذی مرتبہ وہ مؤمن ہے جو اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے بہت زور لگاتا ہے‘ سرتوڑ کوشش کرتا ہے‘ اپنے مال و متاع کا بڑا حصہ اس مقصد کے لئے صرف کرتا ہے‘ اپنی جسمانی قوتوں اور صلاحیتوں کو اس پر لگاتا ہے۔اگر دین حق کی سربلندی اس سے اس کی جان کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ راہِ حق میں اپنا سر دے کر بھی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ندائے خلافت

جلد	15 تا 21 اپریل 2004ء	شمارہ
13	24 تا 30 صفر المظفر 1425ھ	15

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر انتظامی: سید قاسم محمود

مجلس ادارت
ڈاکٹر عبدالخالق ۔ مرزا ایوب بیگ
سردار اعوان ۔ محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔ گڑھی شاہو، علامہ اقبال روڈ لاہور
فون: 6316638-6366638 فیکس: 6305110
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: 5869501-03
قیمت فی شمارہ: 5 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 250 روپے
بیرون پاکستان
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (1500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (2200 روپے)
☆☆☆
''ادارہ'' کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

نئی نصابی کتب اور ہماری مذہبی جماعتیں

پاکستان کے نصابی مصنفین، دانشور، ناشرین، طلبہ، اساتذہ اور ان کے ترجمان قومی اخبارات ایک سال سے واویلا کر رہے تھے کہ حکومت پاکستان امریکا کی ترغیبات کے تحت دوسرے مسلم ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی بچوں کے نصاب سے اسلامی اقدار خارج کرا کر ان میں جدیدیت کے نام پر مغربی تہذیب کے جراثیم پھیلانا چاہتی ہے۔ حکومت بار بار ایسے دعاوی کی تردید کرتی رہی یہاں تک کہ نئے تعلیمی سال کے لئے نئی جرثومہ یافتہ نصابی کتب حسب پروگرام مارچ کے آخری ہفتے میں تقسیم و فروخت کے لئے جاری ہو گئیں تو اس کے ساتھ ہی ایک بڑی پراسرار پالیسی کے تحت تینوں بڑی مقتدر سرکاری شخصیتوں (صدر مملکت، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ پنجاب) نے یکے بعد دیگرے اخباری بیانات جاری کر دیئے کہ ہم اور ہماری حکومت اسلامی تعلیمات اور نظریۂ پاکستان کو نصاب سے خارج یا تبدیل یا نظر انداز کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ حکومت پنجاب نے قابل اعتراض مواد والی نصابی کتب کی تقسیم روکنے کا حکم جاری کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے اعلان کیا ہے کہ ذمہ دار افراد کو سخت سزا دی جائے گی۔

قابل اعتراض مواد والی نئی درسی کتب کے اصل حقائق یہ ہیں کہ دسویں جماعت ''مطالعۂ پاکستان'' کی کتاب کے نئے ایڈیشن میں ''بھارت کے خلاف نفرت کے جذبے کو ختم کرنے کے لئے'' قیام پاکستان کے وقت ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام، لوٹ مار، خواتین کی بے حرمتی، آزاد پختونستان کی سازش، مسئلہ کشمیر، مسئلہ فلسطین، دنیائے اسلام کے لئے پاکستان کی کوششیں، ان سب کی تفصیل جو پہلے پڑھائی جاتی تھی، نصاب سے نکال دی گئی ہیں۔ دسویں کی انگریزی کی ترمیم شدہ نئی کتاب کے سرورق پر جو تصویر چھاپی گئی ہے وہ بھارتی فلم ''محبتیں'' کی ٹائٹل تصویر ہے۔ ''طارق بن زیاد'' ''فیصل مسجد'' اور ''عظیم قربانی'' کی کہانیاں خارج کر دی گئی ہیں جن میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت حسینؓ کی دین کی خاطر قربانیوں کا ذکر تھا۔ ان کی جگہ ''مثالی کروڑ پتی'' (Model Millionaire) نامی لو سٹوری شامل کی گئی ہے جس میں ایک نوجوان لڑکے کی ان کوششوں کو ہائی لائٹ کیا گیا ہے جو اس نے اپنی محبوبہ کو حاصل کرنے کے لئے کی تھی۔ اسی کتاب کے باب نمبر 7 میں ''میثاق مدینہ'' کے پانچ منتخب نکات کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''مسلمان اور یہودی متحد ہو کر کام کریں، ایک دوسرے کی مدد کریں۔ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہودیوں سمیت تمام اقلیتوں کو اسلامی ریاست میں تبلیغی سرگرمیوں کی اجازت ہونی چاہئے''۔

نئی نصابی کتب کے آغاز میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' بھی ختم کر دی گئی ہے۔ رسول اکرمﷺ کی حیات طیبہ سے متعلق مولانا سلیمان ندوی کا مضمون ''اسوۂ کامل'' خارج کر دیا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کو زندہ دل ثابت کرنے کے لئے مولانا شبلی کی تصنیف سے ایک اقتباس لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ گانا سننے کے رسیا تھے۔ نویں جماعت کی اسلامیات سے سورہ توبہ کی وہ آیات جس میں جہاد کے احکامات ہیں، خارج کر دیئے گئے۔ ''مطالعہ پاکستان'' کی نئی کتاب میں نہ صرف سلطان محمود غزنویؒ، شہاب الدین غوریؒ اور دوسرے مسلمان فاتحین کے ناموں سے بلکہ شاہ ولی اللہؒ، مجدد الف ثانیؒ، حضرت سخی سرورؒ، شیخ احمد سرہندیؒ اور دوسرے صوفیاء اور مشائخ کے ناموں سے بھی ''رحمۃ اللہ علیہ'' کے الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

وفاقی وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال نے تبدیل شدہ نصاب کے بارے میں بتایا کہ ''تعلیمی نصاب سولہ سال کے بعد تبدیل کیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی تعلیمی پالیسی ماضی کی نسبت زیادہ حقیقت پسندانہ ہے اور جدید دور کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے یہ تبدیلیاں ناگزیر تھیں''۔ ارباب حکومت اب اپنی صفائی میں یا اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے چند سرکاری عمال کو سزا دینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نئے نصاب سے اسلامیات اور پاکستانیات کے مبادیات کو خارج کر کے، بھارت نواز مواد شامل کر کے، اور یہود و ہنود کے لئے نئی نسل میں نرم گوشہ پیدا کرنے اور امریکی سامراج کو خوش کرنے کی یہ کوشش اسلام اور پاکستان کے خلاف واضح سازش ہے۔ موجودہ سیکولر پسند تاثر کی حکومت سے تو اسلام کے حق میں کوئی فیصلہ کر لینے کی امید نہ پہلے تھی، نہ اب ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہماری مذہبی اور دینی جماعتیں **2000**ء سے اب تک، ان چار برسوں میں کہاں روپوش ہو گئی تھیں جب اُن کی آنکھوں کے سامنے نیا نصاب تیار ہو رہا تھا، یا اب وہ کہاں روپوش ہیں جب کروڑوں کی تعداد میں غیر اسلامی کتب چھاپ کر ہمارے بچوں کے دماغوں پر لاد دی گئی ہیں۔ پاکستان کے عوام معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت میں شامل ہماری مذہبی جماعتوں کی آنکھوں کے سامنے نصاب میں غیر اسلامی مواد کہاں سے آیا، کیوں آیا، کیونکر آیا؟

(مدیر انتظامی)

جمعہ 7 اپریل

⊛ جوہری توانائی کی بین الاقوامی ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی ایران کے ایٹمی اثاثوں کے معائنے کے لئے تہران پہنچ گئے۔ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران ایٹمی پروگرام سے متعلق خدشات دور کرنے کے لئے تعاون نہیں کر رہا' جبکہ ہم ایرانی حکومت کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ معائنہ کاری کو تیز کرنا ایران کے اپنے مفاد میں ہے۔

⊛ عراق کے مختلف شہروں میں امریکی اور اتحادی افواج اور عراقیوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ مزید تیز ہوگیا ہے۔ فلوجہ شہر میں گزشتہ تین روز سے جاری گوریلا حملوں میں عراقی گوریلوں نے امریکی فوج کے دو بڑے جنگی ہیلی کاپٹر مار گرائے۔ نجف شہر کا کنٹرول مہدی ملیشیا نے سنبھال لیا۔ شیعہ رہنما مقتدیٰ الصدر کے حامیوں نے فلوجہ اور بغداد کے نواح میں امریکی فوجیوں پر' الناصریہ میں اطالوی فوجیوں پر' اسمارہ میں برطانوی فوجوں پر' الکوت میں یوکرین کے فوجیوں پر حملے کئے۔ فلوجہ کے قریب پانچ امریکی میرین ہلاک ہوگئے۔

⊛ افغانستان میں مجاہدین نے خوست کے قریب دھماکے سے ایک پل اڑا دیا' جس میں تین افغان ہلاک ہوئے۔ نادر شاہ کوٹ پر چار میزائل داغنے کے نتیجے میں دو امریکی' پانچ افغانی ہلاک ہوگئے۔

جمعرات 8 اپریل

⊛ پاکستان میں "نیشنل سیکورٹی کونسل" کا بل قومی اسمبلی نے منظور کر لیا۔ حزب اختلاف کی تمام ترامیم مسترد کر دی گئیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کی ترمیم کو بل کا حصہ بنا لیا گیا۔ بل کی منظوری کے موقع پر اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا۔ بل کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں پھینک دیں۔ سپریم کورٹ نے شہباز شریف کو وطن واپس آنے کی اجازت دے دی۔

⊛ امریکی جنگی طیاروں نے فلوجہ میں مسجد عبدالعزیز پر بمباری کی' جس سے 40 نمازی شہید ہوگئے۔ مجموعی طور پر 91 عراقی شہید ہوئے۔ فلوجہ اور مادی پر قبضے کیلئے شدید لڑائی۔ علم جہاد بلند کرنے کیلئے مساجد سے بار بار اعلان۔

⊛ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے علاوہ "نیشنل بک فاؤنڈیشن" کے زیر اہتمام جونئی نصابی کتب شائع ہوئی ہیں' ان میں بھی اسلامیات اور پاکستانیات کے خلاف مواد شامل کیا گیا ہے۔ وفاقی وزارت تعلیم کی منظوری سے نیشنل بک فاؤنڈیشن نے نصابی کتب میں صحابہ کرامؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عبداللہ بن حذیفہؓ کی خیالی تصویریں چھاپی ہیں۔

⊛ طالبان اور القاعدہ کے حریت پسندوں کے خلاف نئے آپریشن کے لئے پاک سرحد کے ساتھ ساتھ افغانستان کی طرف سے امریکی قیادت میں اتحادی اور افغان افواج بڑی تعداد میں تعینات کر دی گئی ہیں۔

جمعہ 9 اپریل

⊛ مقبوضہ کشمیر کے شہر اڑی میں حکمران جماعت کے الیکشن جلوس میں بم دھماکے کے بعد مجاہدین کی زبردست فائرنگ کے نتیجے میں 9 افراد ہلاک۔ دو وزراء سمیت 60 زخمی۔ جیش محمد کے چیف کمانڈر صحرائی بابا اور لشکر طیبہ کے ابوقاسم بھی شہید ہوگئے۔

⊛ عراق میں امریکہ اور اتحادی افواج پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ فلوجہ' الکوت' نجف اور کوفہ پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول ہوگیا۔ مجاہدین بریگیڈ نے تین جاپانی یرغمالی بنا لئے اور دھمکی دی کہ جاپان نے اپنے فوجی واپس نہ بلائے تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ جنوبی کوریا کے 8 افراد کو اغوا کرنے کے بعد رہا کر دیا۔ مہدی آرمی نے ایک امریکی اور ایک ہسپانوی کو بھی یرغمالی بنا لیا۔ بغداد میں جلتی گاڑیوں پر عراقیوں کا رقص۔ کربلا میں پولینڈ اور بلغاریہ کے فوجیوں سے شدید لڑائی۔ بغداد سے فلوجہ تک امریکہ کے خلاف نعرے۔ سنی شیعہ اتحاد کا فقید المثال مظاہرہ ہوا۔ عراقی وزیر داخلہ نوری بدران نے استعفیٰ دے دیا۔

⊛ جنونی اور انتہا پسند یہودی مسجد اقصیٰ کو میزائل مار کر تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ ان کو گرفتار کر کے میزائل قبضے میں لے لیا گیا۔ غزہ میں فلسطینی خواتین نے عراق میں امریکی جنگی جرائم کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرہ کیا اور امریکی پرچم نذر آتش کئے۔

ہفتہ 10 اپریل

⊛ عراق کے مختلف شہروں میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی فوجوں پر حملوں میں مزید شدت آگئی۔ کوفہ میں نمازیوں پر فائرنگ۔ 9 عراقی شہید۔ عمارہ میں مجاہدین نے 2 امریکی اور 4 اطالوی یرغمال بنا لئے۔ امریکی فوج نے بغداد میں سرکاری عمارتیں خالی کر دیں۔ شیعہ رہنما مقتدیٰ الصدر نے امریکی صدر بش کو دشمن قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ وہ عراق سے اپنی فوج فوری طور پر واپس بلالیں یا پھر انقلاب کا سامنا کریں۔

⊛ "گیارہ ستمبر" کے واقعے کی تفتیش کے لئے امریکہ میں جو آزاد کمیشن قائم ہوا ہے' وہ پاکستان کی انٹیلی جنس سروس آئی ایس آئی کے کردار پر بھی سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ اس کمیشن کے اندرونی حلقے میں آئی ایس آئی کے بعض افسروں کو بھی دہشت گردی میں ملوث ہونے کا ذمہ دار کہا جارہا ہے۔ سابق سربراہ حمید گل 1998ء میں اسامہ بن لادن کو بچانے میں کامیاب رہے۔ حمید گل نے ملاعمر کو بتایا کہ اسامہ کی گرفتاری کے لئے اگر امریکہ نے بمباری کی تو انہیں تین گھنٹے پہلے باخبر کر دیں گے۔

اتوار 11 اپریل

⊛ حکومت پنجاب نے غیر اسلامی مواد والی تمام نصابی کتب کی تقسیم روک دی اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کے لئے تحقیقاتی کمیٹی قائم کر دی ہے۔

⊛ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے سائنس دان نسیم الدین بریگیڈیئر (ر) تاجور اور ڈاکٹر قدیر خان کے قریبی دوست تاجر اعزاز جعفری کو رہا کر دیا گیا۔

⊛ عراق میں مزید 60 عراقی شہید۔ تین امریکی فوجی بھی ہلاک ہوئے۔ بغداد کی گلیوں میں بھی جنگ۔ دو ٹینک اور کئی ٹرک تباہ۔ مجاہدین دو امریکی فوجیوں کو پکڑ کر ساتھ لے گئے۔ امریکی جنرل نے کہا ہے کہ اب وہ مسجدوں کو بھی نشانہ بنائیں گے۔

پیر 12 اپریل

⊛ امریکی وزیر خارجہ پاول نے اعلان کیا کہ وہ عراقی رہنما مقتدیٰ الصدر کو انصاف کے کٹہرے میں لا کر دم لیں گے۔

⊛ وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مشرف اس سال 31 دسمبر تک وردی اتارنے کا وعدہ ان شاء اللہ ضرور پورا کریں گے' کیونکہ انہوں نے اب تک جو بھی وعدے کئے' پورے کئے ہیں۔

⊛ حریت کانفرنس کے رہنما پروفیسر عبدالغنی بھٹ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ پاکستان' بھارت اور کشمیریوں کے پاس کے مسئلہ کشمیر کے حل کے سوا کوئی چارہ نہیں' اور دونوں ملکوں کے درمیان مسئلہ کشمیر پر سمجھوتہ طے پا گیا ہے' جس کا انکشاف لوک سبھا کے انتخابات کے بعد ہوگا۔

منگل 12 اپریل

⊛ مسلم لیگ (نواز شریف) کے قائم مقام صدر مخدوم جاوید ہاشمی پر قائم بغاوت کیس میں اسلام آباد کے سیشن جج چودھری اسد رضا نے مجموعی طور پر 23 سال قید اور 42 ہزار جرمانے کی سزا سنائی۔ مسلم لیگ نے جاوید ہاشمی کو دی جانے والی سزا کو مسترد کر دیا ہے اور اس فیصلے کو عدالت عالیہ میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔

✱ ✱

مسیح دجال سے مراد ایک معین شخص ہے جو قربِ قیامت میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے ایک ہاتھ میں پانی ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں آگ

دجال زمین پر شیطان کا سب سے بڑا نمائندہ ہوگا اور انسان سے اللہ کی سرکشی کا کام کروائے گا

دجالی تہذیب میں اللہ تعالیٰ کے وفادار بندے

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کے 2 اپریل 2004ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

پچھلے پانچ اجتماعاتِ جمعہ میں ہم سورۃ الکہف کا مطالعہ کرتے آرہے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس سورہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے' کیونکہ اس دور میں ہم وہ تمام علامات دیکھ رہے ہیں جو دجالی فتنے کے حوالے سے احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ مسیح دجال اور دجالی تہذیب کے حوالے سے یہ فرق ذہن میں رہنا چاہئے کہ مسیح دجال سے مراد ایک معین شخص ہے' جو قربِ قیامت میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ مسیح موعود کا انتظار مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کو ہے۔ یہود کی کتابوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر تھا' لیکن آج سے دو ہزار سال قبل جب حضرت مسیح تشریف لائے تو یہود نے انہیں اللہ کا نبی اور رسول ماننے سے انکار کر دیا۔ یوں ان کے حساب سے بھی ابھی مسیح موعود نہیں آئے۔ چنانچہ گمان غالب ہے کہ قیامت کے نزدیک جو شخص اپنے مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے گا' وہ یہودیوں میں سے ہو گا۔ وہ شر کی قوتوں کا امام ہوگا' المسیح الدجال یعنی جھوٹا مسیح۔ پھر اس کے خاتمے کے لئے اصل مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے۔

احادیث نبویہ میں دجالی دور کے بارے میں جو پیشن گوئیاں اور علامتیں آئی ہیں' وہ اس دور میں صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ یوں اسے دجالی فتنے کا دور کہا جا سکتا ہے اور سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات اس دجالی دور کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے بہت مفید ہیں۔ اس دجالی تہذیب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا ایک مظہر یہ بھی سامنے آیا کہ دنیا کی زیب و زینت پہلے سے بے پناہ بڑھ گئی ہے۔ جن آسائشوں کا تصور بھی مغل شہنشاہوں کے دماغ میں نہیں تھا' وہ آج عام آدمی کو حاصل ہیں۔ میڈیا نے اس زیب و زینت کو اور بھی زیادہ بڑھا چڑھا دیا ہے۔ چنانچہ انسان کا امتحان پہلے سے بہت زیادہ سخت ہوگیا ہے۔ اب نگاہ مال و اسباب سے ہٹ کر مسبب الاسباب کی طرف جاتی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین پر جو کچھ ہے' ہم نے اسے اس زمین کے لئے زیب و زینت بنا دیا ہے تاکہ ہم جانچیں کہ اس سب کے باوجود وہ کون لوگ ہیں جو ایمان اور عمل صالح کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہیں۔

دجالی فتنے کے ساتھ اصحاب کہف کے تعلق کو بھی سمجھ لئے! احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے ایک ہاتھ میں پانی ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں آگ۔ قدرتی طور پر انسان کے لئے پانی میں ٹھنڈک اور اطمینان کا سامان ہے جبکہ آگ میں آزمائش اور سختی ہے۔ گویا ایک طرف جنت اور ایک طرف دوزخ ہے۔ لیکن دجال کا پانی حقیقت کے اعتبار سے آگ ہوگی جبکہ اس کی آگ حقیقت کے اعتبار سے پانی ہوگا۔ دجال زمین پر شیطان کا سب سے بڑا نمائندہ ہوگا اور انسان سے اللہ کی سرکشی کا کام کروائے گا۔ کُل وسائل اسی کے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ لوگوں کو ایک طرف ترغیبیں دلائے گا کہ جو مجھ پر ایمان لائیں گے' انہیں میں لقمہ دوں گا جبکہ نہ ماننے والے کے لئے سخت ترین سزا کی وعید ہوگی۔ اہل حق کے لئے یہ مشکل ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں رہی ہے۔ فرعون نے بھی ''انا ربکم الاعلیٰ'' کا نعرہ لگا کر بنی اسرائیل کو آزمائش میں ڈال دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دجالی فتنے میں جو شخص آگ کو ترجیح دے گا تو اس کو پانی ملے گا اور اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اس کے لئے راحت کا سامان پیدا کرے گا۔ اس راحت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان کو مشکلات میں صبر کرنے پر قلبی سکون کی کیفیت حاصل ہوتی ہے' کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس مصیبت میں بھی رب کی طرف سے یقیناً کوئی نہ کوئی خیر کا پہلو ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور راستے بھی نکالتا ہے۔

اصحاب کہف وہ نوجوان تھے جنہوں نے نعرہ توحید بلند کیا۔ وقت کے ظالم مشرک بادشاہ نے ان کی جوانی پر ترس کھاتے ہوئے انہیں چند دن سوچنے کی مہلت دی کہ وہ اپنے باغیانہ نظریات سے تائب ہو جائیں' ورنہ انہیں عبرت ناک سزا ملے گی۔ اب انہوں نے کس چیز کو اختیار کیا: پانی کو یا آگ کو؟ انہیں بادشاہ کے ظلم سے بظاہر کوئی شے نہیں بچا سکتی تھی' لیکن اس حال میں بھی انہوں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ طے کیا کہ وہ توحید سے منحرف نہیں ہوں گے۔ یہی شکل دجالی دور میں اپنی انتہا پر ہوگی۔ کوئی بھی ملک یہودیوں کے سودی نظام کو رائج کئے بغیر عالمی معیشت کا حصہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح سیاسی نظام میں اللہ کی حاکمیت کے مقابلے میں سیکولرازم کو اختیار کرنے پر زور ہے۔ معاملہ اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ اسلام کی معاشرتی اقدار پر قائم رہنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ جو صورت اصحاب کہف کو درپیش تھی' اب بات اس سے کہیں آگے نکل گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں بندہ مومن کے لئے کون سا راستہ ہے؟ فرمایا گیا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی انوکھی نشانیوں میں سے تھے!'' قرآن مجید اصولی طور پر اس بات کی حوصلہ شکنی کرتا ہے کہ اصحاب کہف کے بارے میں تاریخی اعتبار سے کھوج کرید کی جائے اور ان مباحث میں الجھا جائے کہ وہ کون لوگ تھے' ان کے نام کیا تھے' ان کا کتا کس رنگ کا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بجائے مسلمانوں کو اس واقعے کے اخلاقی سبق پر توجہ دینے کا کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تو ہم نے کہف میں ان کے

کانوں کو کچھ سالوں کے لئے تھپک دیا''۔ قرآن نے اس مدت کو معین نہیں کیا کہ وہ کتنا عرصہ وہاں پر ٹھہرے رہے۔ جب وہ جاگے تو آپس میں اس بنیاد پر دو گروہوں میں بٹ گئے کہ ان کی مدت قیام کتنی ہے۔ فرمایا گیا: ''اے نبیؐ! ہم آپؐ پر ان کے احوال حق کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے ناموافق حالات میں بھی کلمہ توحید ادا کیا تو ہم نے ان کی ہدایت میں مزید اضافہ فرمادیا۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو جما دیا جب انہوں نے نعرہ حق بلند کیا۔ انہوں نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ ہم تو اس کے سوا کسی اور کو اپنا معبود نہیں مانیں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ناجائز بات کہنے کے مرتکب ہوں گے۔ ہماری قوم نے اللہ کو چھوڑ کر کچھ اور معبود تراش لئے ہیں۔ یہ اپنے شرک پر کوئی دلیل کیوں نہیں لے کر آتے۔ تو اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ (ان میں سے کچھ نے کہا) جب تم نے اپنی قوم سے اور ان سب چیزوں سے کنارہ کشی کا فیصلہ کر لیا ہے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو آؤ کسی غار میں پناہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت میں سے کوئی حصہ پھیلا دے گا اور تمہارے اس کام میں کوئی نرمی پیدا فرمادے گا''۔

یہاں سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اُس وقت دجالی تہذیب سے کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہئے جب اس کے مقابلے کی قوت نہ ہو۔ ایک حدیث کے الفاظ ہیں: ایک وقت وہ آئے گا کہ بندہ مومن کی بہترین متاع چند بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ اپنے دین کو بچانے کے لئے پہاڑوں میں نکل جائے گا۔ ایک معاملہ تو یہ ہے کہ آدمی طاغوت سے ٹکرا کر شہادت کی موت حاصل کر لے لیکن دوسرا رستہ کنارہ کشی کا بھی ہے۔ اس صورت میں بھی اللہ تعالیٰ کوئی راہ نکال سکتا ہے کہ وہ مسبب الاسباب ہے۔ تاہم اگر کچھ لوگ طاغوتی اور دجالی قوتوں سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیں تو یہ یقیناً بڑے اجر والا کام ہے جس کے نتیجے میں شاید اور کئی لوگ بیدار ہو جائیں۔ کسی صورت میں باطل کے سامنے جھکنا نہیں چاہئے۔ اگرچہ باطل قوت سے خود جا کر ٹکرانے کی ہمارے دین میں عام حالات میں حوصلہ افزائی نہیں کی گئی ہے لیکن اگر دجالی قوت آپ پر مسلط ہو جائے تو اس کے آگے اپنے ایمان کی سودے بازی کی اجازت بھی نہیں ہے۔ پھر اس سے ٹکرانا ہوگا۔ آگے فرمایا گیا: ''اور تم دیکھتے ہو سورج کو کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو دھوپ ان کے دائیں جانب سے کترا کر نکل جاتی ہے اور جس وقت غروب ہوتا ہے تو وہ کترا کر بائیں طرف نکل جاتی ہے۔ اور وہ غار کے اس کھلے حصے میں تھے۔ یہ چیزیں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہے ہدایت یافتہ اور جس کی گمراہی پر اللہ تعالیٰ مہر ثبت کر دے تو ایسے شخص کے لئے تم کوئی ولی نہیں پاؤ گے جو اُن کو صحیح راستے پر لا سکے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ وہ جاگے ہوئے ہیں حالانکہ وہ سو رہے تھے۔ اور ہم ان کو کروٹ دلاتے رہے دائیں اور بائیں طرف بھی۔ اور ان کا کتا پاؤں پسارے ہوئے تھا غار کے دہانے پر اگر کہیں تم انہیں جھانک کر دیکھ لیتے تو پھر الٹے پاؤں بھاگتے اور تمہارے اندر ان کی دہشت سما جاتی''۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کتا ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اسی حال میں غار کے اندر دو سو برس تک رہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا سماں تھا کہ دیکھنے والا ایک نظر ڈال کر دہشت زدہ ہو کر بھاگ جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے وفادار بندوں کی مدد کرتے ہوئے ان کے دشمنوں کے دل میں ہیبت اور رعب ڈال دیتا ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے: ''اور اسی طرح ہم نے انہیں جگایا تاکہ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں۔ ان میں سے ایک نے کہا: تم کتنے عرصے رہے؟ تو کہنے لگے کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ دوسرے ساتھی کہنے لگے تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے تم کتنا عرصہ یہاں رہے ہو۔ ذرا اپنے میں سے ایک ساتھی کو چاندی کا یہ سکہ دے کر کہو کہ وہ شہر جائے اور جائزہ لے کر دیکھ لے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہے۔ پھر وہ تمہارے لئے کھانا لے کر آئے۔ اور دیکھنا وہ بہت ہی نرمی اور ہوشیاری سے جائے اور وہ انہیں تمہاری خبر قطعاً نہ ہونے دے۔ اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں تو وہ تمہیں رجم کر دیں گے یا تمہیں واپس شرک کی طرف لوٹنے پر مجبور کریں گے۔ (اگر ہم ان کے دباؤ میں آکر دین سے پھر گئے تو) پھر ہم تو ہرگز کامیاب نہ ہوئے۔ اس طرح ہم نے ان پر ظاہر کر دیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کا آنا یقینی ہے''۔

یہاں قرآن نے بہت سی باتیں حذف کر دی ہیں جو بین السطور میں ہیں اور تاریخی روایات سے ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک شخص نے جب کھانا خرید کر دکاندار کو سکہ پیش کیا تو وہ حیران ہوا کہ یہ تو کئی سو سال پرانا سکہ ہے اور یقیناً اس کے ہاتھ کوئی دفینہ لگا ہے۔ چنانچہ اس نے سرکاری اہلکاروں کو اطلاع دی۔ اس عرصے میں پوری رومن سلطنت عیسائیت قبول کر چکی تھی۔ وہاں کا بادشاہ اُس وقت کے اعتبار سے مسلمان تھا اور اُس زمانے میں اس بات پر بحث مباحثے ہو رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ وہی افراد ہیں جن کے گم ہونے کے احوال تختی پر لکھ کر لگا دیئے گئے تھے۔ اب وہ لوگ تو سر آنکھوں پر بٹھانے کے لائق تھے اور یہ چیز بھی منکشف ہوگئی کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو دو سو سال کی موت کے بعد زندہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے انسانوں کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا ہرگز مشکل نہیں ہے۔

کچھ لوگوں نے اظہار عقیدت کے طور پر کہا کہ اس غار کے اوپر کوئی یادگار تعمیر کی جائے۔ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حالات سے خوب واقف ہے کہ جو یادگار بنانا چاہتے تھے۔ ان کی نیت کیا تھی جبکہ دین کا اصل تقاضا کیا تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ وہ اصحاب کہف کچھ عرصہ بعد وہیں پر لیٹے اور اللہ نے اسی جگہ ان کی روح قبض کر لی۔ یوں وہی غار بعد میں ان کا مدفن بھی بن گیا۔ جن لوگوں کا فیصلہ بالآخر نافذ ہوا وہ یہ تھا کہ یہاں پر ایک عبادت گاہ تعمیر کی جائے گی۔

آیت 22 میں ارشاد ہوا: ''کچھ کہیں گے وہ تین تھے اور چوتھا کتا تھا ان کا۔ کچھ کہیں گے وہ پانچ تھے اور چھٹا کتا تھا۔ یہ لوگ اٹکل کے تیر چلا رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہہ دیجئے کہ ان کی صحیح تعداد تو تمہارے رب ہی کو معلوم ہے۔ لوگ ان کے بارے میں بہت کم تفصیلات جانتے ہیں تو تم اس میں زیادہ جھگڑا نہ ڈالو مگر سرسری انداز تک بات رکھو۔ اور ان کے بارے میں کسی اور سے سوال نہ کرو''۔ اللہ تعالیٰ نے ان تفصیلات میں جانے سے روکا ہے اس لئے کہ پھر آدمی انہی چیزوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ تاہم حضرت عباسؓ کے مطابق وہ سات تھے اور تاریخی اعتبار سے بھی اس بات کی توثیق ہوتی ہے۔

اگلی دو آیات کا سیاق وسباق یہ ہے کہ یہود نے حضور ﷺ کی آزمائش کرنے کی نیت سے اصحاب کہف ذوالقرنین اور روح کی حقیقت کے بارے میں سوالات کئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں کل بتا دوں گا اس لئے کہ اُن دنوں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آپؐ کے پاس آمدورفت تقریباً روزانہ رہتی تھی۔ اس وقت آپ کو ''ان شاء اللہ'' کہنا یاد نہیں رہا اس پر یہ توجہ دلائی گئی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ پندرہ دن جبکہ بعض کے مطابق دو مہینے تک حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف نہیں لائے۔ ایسے میں حضور ﷺ جس کیفیت سے گزرے ہوں گے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اصحاب کہف کا پورا قصہ بتا دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کہا: ''آئندہ ان شاء اللہ کہے بغیر ہرگز نہ کہنا کہ میں فلاں کام کر لوں گا۔ اگر بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کر لیا کرو۔ اور دعا کرتے رہو کہ امید ہے میرا رب مجھے اور زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے''۔ ''ان شاء اللہ'' درحقیقت ایک بہت اہم توحیدی کلمہ ہے۔ مادی دور میں جب تمام توجہ دنیا پر رہتی ہے تو مسبب الاسباب نگاہوں سے غائب ہو جاتا ہے۔ یہ امر مستحضر رہنا چاہئے کہ تمام اسباب کے ہوتے ہوئے بھی میں اپنے بل پر کوئی کام نہیں کرسکتا۔

اصحابِ کہف کے قصے سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ایک طرف دجالی قوتیں اور طاغوت ہو جبکہ دوسری طرف ایسے بے دست و پا لوگ ہوں جن کا اللہ پر محکم ایمان ہو تو ایسی صورت حال میں بھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے کامیابی کے راستے کھول سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا پہلے بھی کرتا رہا ہے اور تاریخ میں اس کی نشانیاں موجود ہیں!

گونج

ایک چھوٹا سا لڑکا اپنے باپ کے ہمراہ جنگل میں چہل قدمی کر رہا تھا کہ اچانک پتھر سے پھسل کر گر پڑا۔ درد سے اس کے حلق سے تیز آواز برآمد ہوئی ''آہ'' لڑکے کو جب ''آہ'' کی آواز پہاڑوں سے آتی محسوس ہوئی تو بہت حیران اور متجسس ہوا۔ اس نے چلا کر کہا۔ ''تم کون ہو؟''

اسے یہ جواب ملا ''تم کون ہو؟''

لڑکے کو غصہ آیا' وہ چلایا ''تم بزدل ہو'' پہاڑوں سے آواز آئی ''تم بزدل ہو'' لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا اور پوچھا ''ابو یہ کیا ہو رہا ہے؟''

باپ نے کہا ''بیٹے غور سے سنو!'' پھر وہ چیخا ''تم اچھے ہو۔'' آواز آئی ''تم اچھے ہو'' باپ زور سے بولا ''تم شاندار ہو'' جواب آیا ''تم شاندار ہو۔''

لڑکا بہت حیران ہوا لیکن نہیں سمجھ سکا کہ کیا ہو رہا ہے۔

باپ نے پھر بیٹے کو سمجھایا ''لوگ اسے ''گونج'' کہتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ''زندگی'' ہے۔ زندگی ہمیشہ تمہیں وہ کچھ دیتی ہے جو تم اسے دیتے ہو۔ زندگی تمہارے عمل کا آئینہ ہے۔ اگر تم زیادہ محبت چاہتے ہو تو زیادہ محبت دو۔ اگر زیادہ رحم دلی چاہتے ہو تو زیادہ رحم دلی دو۔ اگر عزت اور دوستی چاہتے ہو تو عزت اور دوستی دو۔ فطرت کا یہ اٹل قانون ہماری زندگی کے ہر پہلو پر لاگو ہوتا ہے۔

زندگی ہمیشہ تمہیں وہی دیتی ہے جو تم دیتے ہو۔ زندگی کوئی حادثہ نہیں ہے بلکہ تمہاری ہر حرکت' بات اور کام کا آئینہ ہے۔''

یہ دلنشیں حکایت کسی نامعلوم دانش ور کی ہے لیکن پر اثر اور قابلِ توجہ ہے۔

ضرورت ہے ایک خطیب کی

مسجد بلال' اقبال ایونیو سوسائٹی' جوہر ٹاؤن کے لئے ایک خطیب کی ضرورت ہے جو نماز پنجگانہ' خطبہ جمعہ اور درسِ قرآن کے فرائض انجام دے سکے۔

رابطہ: سید قاسم محمود' معرفت ''ندائے خلافت''

فون: 03-5869501

PRESS RELEASE | پریس ریلیز

نصابِ تعلیم کی اصلاح

نصابِ تعلیم کو تبدیل کرنے کا منصوبہ پاکستان کی جڑوں پر تیشہ چلانے کے مترادف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی بنیاد بھی اسلام ہے اور منزل بھی اسلام ہے۔ مصورِ پاکستان اور معمارِ پاکستان دونوں کے نزدیک قیامِ پاکستان کی جدوجہد کا ہدف ایک حقیقی فلاحی جمہوری اسلامی ریاست کا قیام تھا۔ قائداعظم سے جب بھی یہ سوال کیا گیا کہ پاکستان کا دستور کیا ہوگا تو انہوں نے ہمیشہ یہ فرمایا کہ ہمارا دستور قرآن ہے۔

لیکن موجودہ حکومت دانستہ یا نادانستہ طور پر عالمی اسلام دشمن طاقتوں کی آلہ کار بن کر پاکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانے کے درپے ہے۔ چنانچہ نصابِ تعلیم میں تبدیلی کے ضمن میں سفارشات پر مبنی جو رپورٹ حکومتی سطح پر زیرِ غور ہے اس میں قومی ہدف (National Goal) کا تعین جن الفاظ میں کیا گیا ہے وہ واضح طور پر اس بات کی چغلی کھاتے ہیں کہ نصابِ تعلیم میں تبدیلی کے ذریعے دراصل پاکستان کے اسلامی تشخص کو مٹانا پیشِ نظر ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہمارا قومی ہدف ''ایک ترقی پسند' اعتدال پسند' جمہوری پاکستان'' کا قیام ہے' حالانکہ معمارِ پاکستان ہمیشہ ''ایک فلاحی جمہوری اسلامی ریاست'' کے قیام کی بات کرتے رہے۔ ویسے بھی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر تحریکِ پاکستان کا چلنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس کی بنیاد ہمارا مذہب یعنی اسلام ہے ــــ ہمارے دشمن خوب جانتے ہیں کہ اس ملک کا وجود ختم کرنے کے لئے اس کی نظریاتی اساس کی جڑیں کھودنا ضروری ہے۔ اسی لئے ان کا دباؤ ہے کہ یہاں نصابِ تعلیم کو از سرِ نو مرتب کیا جائے' جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ نصابِ تعلیم سے اسلامی روح کو یکسر نکال پھینکا جائے۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہمارے حکمران پاکستان کی نظریاتی جڑیں کھودنے کے اس عمل میں پاکستان کے دشمنوں کے ہمنوا بن گئے ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کی منزل اگرچہ پہلے دن سے معین تھی لیکن ملک کے مقتدر طبقات نے ہمیشہ مجرمانہ غفلت کا ثبوت دیتے ہوئے پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو مستحکم کرنے اور پاکستان کی منزل یعنی اسلام کے مطابق نصابِ تعلیم کو مرتب کرنے میں نااہلی اور تساہل کا ثبوت دیا۔ گزشتہ نصف صدی سے ملک میں تین چار قسم کے نظامِ تعلیم رائج ہیں ــــ ہماری سیاسی ابتری' معاشی بدحالی اور قومی خلفشار کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے اپنی منزل کی طرف فیصلہ کن انداز میں پیش رفت کرنے کی بجائے ملک کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور سے کمزور تر کرنے والے اقدامات کئے' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج آزادی کی دولت ہمارے ہاتھوں سے پھسل رہی ہے اور ہم ہر معاملے میں امریکی ڈکٹیشن کے پابند ہیں۔ ہمارا قومی بجٹ تو پہلے ہی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک تشکیل دیا کرتے تھے' اب نصابِ تعلیم بھی ''امریکی ہدایات'' کی روشنی میں ترتیب دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ گویا ہم اپنی آزادی سے دستبرداری کا فیصلہ کر چکے ہیں اور قومی سطح پر خودکشی پر تلے ہوئے ہیں۔

نصابِ تعلیم کی اصلاح یقیناً ضروری ہے۔ لیکن یہ اصلاح اس نقطۂ نگاہ سے ہونی چاہئے کہ ہمیں اپنے قومی ہدف یعنی ''ایک فلاحی جمہوری اسلامی ریاست'' کی طرف پیش قدمی کرنی ہے اور اپنی نظریاتی جڑوں کو مضبوط بنانا ہے۔ ہمیں اس معاملے میں مفکر و مصورِ پاکستان کی تعلیمات کو اپنے سامنے رکھنا ہوگا' جنہوں نے فرمایا تھا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

موجودہ حکمرانوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ قوم کی تقدیر کے فیصلے اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے پارلیمنٹ میں ان اہم معاملات کو غور و فکر اور فیصلے کے لئے پیش کرے ــــ ورنہ پوری قوم کی تباہی و بربادی کا جرم موجودہ حکمرانوں کی گردن پر آئے گا۔

شیخ احمد یاسین شہید

(گزشتہ سے پیوستہ)

قاضی عبدالقادر

ذیل میں ہم قارئین کی خدمت میں شیخ احمد یاسین کے ایک یادگار انٹرویو کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

سوال: آج تحریک حماس اپنی عمر کے پندرھویں سال سے گزر رہی ہے' آپ کیا کہیں گے کہ تحریک آج کہاں کھڑی ہے؟

جواب: تحریک حماس دسمبر 1987ء کو معرض وجود میں آئی۔ اپنے قیام کے اول روز سے لے کر آج تک وہ اپنی منزل کی سمت رواں دواں رہی ہے۔ حماس کے اہداف واضح ہیں۔ اس کے پیش نظر سرزمین فلسطین کی آزادی اور مقدساتِ اسلامیہ کی بازیابی ہے۔

سوال: کیا آپ کو اپنی ذات کے حوالہ سے قتل کیے جانے یا گرفتار ہو جانے کا خوف دامن گیر نہیں؟

جواب: (مسکراتے ہوئے) اگر موت سے ڈرتے ہوتے تو آج تک کچھ بھی نہ کر سکتے۔ بالفرض اگر ہم میں سے ہر کوئی اپنے بستر میں بھی گھس جائے۔ پھر بھی اسرائیلی دشمن ایک ایک کر کے تمام فلسطینیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ وہ ہر فلسطینی کی جان کے درپے ہیں چاہے کوئی رہنما ہو یا عام فلسطینی۔ ہمیں تو اس بات کا یقین ہے کہ شہادت ہماری دلہن ہے۔ جب یہ دلہن آتی ہے تو ہماری عید ہو جاتی ہے۔ مگر دشمن کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اگر فلسطینی رہنماؤں میں سے کسی کو بھی گزند پہنچی تو پھر وہ بھی بچ کر نہ جا پائے گا' اسے اپنے اس اقدام کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔

سوال: مقبوضہ مغربی کنارے کے اکثر رہنماؤں کی شہادت یا گرفتاری کے بعد اب آپ کے خیال میں یہاں تحریک حماس کا مستقبل کیا ہے؟

جواب: میں یہاں تحریک کا مستقبل روشن اور تابناک دیکھ رہا ہوں۔ مصیبتیں' آزمائشیں' قوت اور مردانگی کو جنم دیتی ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں حماس نے اپنی جہادی کارروائیوں کے ذریعے اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ آزمائشوں نے اس کی صلاحیتوں کو نکھارا ہے اور اسے قوت و طاقت بہم پہنچائی ہے۔

سوال: غزہ پر اسرائیلی حملے سے کیا اسی قسم کے انجام کی توقع نہیں ہے؟

جواب: اسرائیل یا امریکہ' کیا پوری دنیا مل کر بھی حماس کو ختم نہیں کر سکتی۔ یہ عوامی تحریک ہے جس نے خود اپنی زندگی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس لئے یہ جاری و ساری رہے گی۔ اگر آج اسرائیلی دشمن ہماری بستیوں اور شہروں پر قبضہ کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا تو اس کا یہ قبضہ برقرار نہیں رہ سکے گا اور اسے اس کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ اسے اس دن کو پچھتانا پڑے گا جس دن اس نے غزہ میں داخل ہونے کا سوچا تھا۔ اسے بلاطہ کیمپ اور جنین کیمپ کی طرح یہاں سے بھی واپس بھاگنا پڑے گا۔

سوال: غزہ پر اسرائیل کی دست درازیوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بالفرض اگر اسرائیل نے پورے غزہ پر حملہ کر دیا تو کیا حماس نے خود کو اور اپنے رہنماؤں کو قتل و غارت گری اور قید و بند سے بچانے کے لئے کوئی حفاظتی تدابیر سوچ رکھی ہیں؟

جواب: اسرائیلی دشمن نے جب بھی کسی علاقہ پر چڑھائی کی' حماس اس کا مقابلہ کرنے میں ہراول دستہ کے طور پر شریک رہی' حالانکہ اسرائیلی دشمن جنگی جہازوں' ٹینکوں اور جدید ترین اسلحے سے لیس ہوتا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہمارے وسائل نہایت محدود ہیں۔ اس کے باوجود حماس کے مجاہدین نے دشمنوں کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسرائیلی دشمن ہمیشہ محدود مقاصد کی خاطر حملہ آور ہوتا ہے اور پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے وہ یہاں مستقل نہیں ٹھہرتا۔ اگر وہ مستقل ٹھہرا ہے تو اس کی بھاری قیمت اسے چکانی پڑے۔ ہر فلسطینی اپنی حفاظت خود کرتا ہے۔ حماس اپنے کارکنان کو مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے لئے رہنمائی دیتی ہے۔ احتیاطی تدبیریں اس لئے نہیں ہوتیں کہ ہم ان کا اعلان کرتے پھریں۔ ان کو خفیہ رکھنا ہی ان کی کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔

سوال: اپنی تاسیس سے لے کر اب تک عسکری پروگرام کے نفاذ میں آپ کو کس حد تک کامیابی رہی ہے؟

جواب: تحریک انتفاضہ کے پہلے دور یعنی 1987ء میں اس پروگرام کی ابتداء دشمن پر سنگ باری سے ہوئی تھی۔ رفتہ رفتہ بندوق' میزائل دھماکہ خیز مواد کے استعمال سے ہوتا ہوا ہمارا عسکری پروگرام فدائی کارروائیوں کے دور سے گزر رہا ہے۔ آج اس پروگرام میں ہاون میزائل' القسام میزائل اور البنا میزائل کا استعمال بھی شامل ہے۔ ہمیں بیرونی دنیا سے اسلحہ کی مد میں کوئی تعاون حاصل نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا عسکری پروگرام اپنی مدد آپ کے تحت مختلف مدارج سے گزرتا ہوا آگے بڑھا ہے۔ عملاً ہماری تحریک کے اندر جہادی روح مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند برسوں ہی میں پتھروں اور غلیلوں سے شروع ہونے والی تحریک مسلح جدوجہد کے دور میں جا داخل ہوئی۔ یہ ان مردانِ کار کی اولوالعزمی کی بدولت ہوا جو شہادتیں' گرفتاریاں اور قربانیاں پیش کرنے کے حوصلہ رکھتے ہیں جن کے لئے دشمن کے سامنے سپر اندازی قابل قبول نہیں ہے۔ جنہوں نے اپنی جدوجہد اور عزیمت سے قوت و طاقت کے میزان الٹ کر رکھ دیئے۔

"ندائے خلافت" کے مشہور کالم نگار عابداللہ جان کی کتاب

The End of Democracy

1) قرآن اکیڈمی' 36-K ماڈل ٹاؤن' لاہور
فون: 5869501-03

2) قرآن اکیڈمی Dm-55 درخشاں' خیابان راحت فیز 6 ڈیفنس۔ کراچی (فون: 5340022-23)

3) قرآن اکیڈمی 18A ناصر مینشن' شعبہ بازار ریلوے روڈ نمبر 2' پشاور (فون: 214495)

4) مکان نمبر 20' گلی نمبر 1' فیض آباد ہاؤسنگ سکیم نزد فلائی اوور برج I-8/4' اسلام آباد (فون: 4434438,4435430)

قیمت فی کتاب: -/900 روپے

5 یا اس سے زائد کاپیاں خریدنے پر نیز تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن سے وابستہ حضرات کیلئے خصوصی رعایت

یہ جنگ زر اور زمین کی ہوس میں مسلط کی گئی

ایوب بیگ مرزا

امریکہ کے سابق وزیر خارجہ جارج پی شلز نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے This war was indispensible جس کا ترجمہ قاضی اختر جونا گڑھی نے کیا اور یہ روزنامہ جنگ میں تین اقساط میں شائع ہوا۔ ان کے مضمون کے مرکزی نکتہ کو سمجھنے کے لئے اور اس پر کئے جانے والے تبصرہ کو صحیح طور پر جاننے کے لئے ان کے مضمون کے بعض اقتباسات کا پڑھا جانا بہت ضروری ہے:

(1) ''آج جب ہم پیچھے مڑ کر دہشت گردی کی ربع صدی پر ایک نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف اور واضح طور پر یہ دکھائی دیتا ہے کہ یہ اچھی طرح طے شدہ اور سوچا سمجھا وسیع منصوبہ ہے جس کا تعلق بین الاقوامی طور پر انتہائی منظم نظریاتی تحریک سے ہے جس کا حقیقی مقصد اور منشاء ہمارے تعاون اور ترقی کے عالمی نظام کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دینا ہے' ہم اس حقیقت کو بھی بخوبی محسوس کر سکتے ہیں کہ 1981ء میں مصر کے صدر انور سادات کا قتل' 1993ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر کیا جانے والا حملہ' 2001ء میں جڑواں ٹاوروں کی تباہی کا واقعہ اور میڈرڈ میں ٹرینوں کو بم دھماکوں سے اڑا دینے کے واقعات کے علاوہ اس پورے عرصے کے دوران مختلف ممالک میں وقوع پذیر ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات میں کسی نہ کسی طرح اسی تحریک کا ہاتھ رہا ہے۔ اس نظریاتی تحریک کا ان ممالک سے بھی گہرا اور قریبی تعلق ہے جو انتہائی خطرناک ہتھیاروں کی تیاری اور ان کے بارے میں معلومات کی فروخت اور ترسیل میں بھی ملوث پائے گئے ہیں سوال یہ ہے کہ ان حالات و واقعات کے پیش نظر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ان تمام سنگین خطرات کا سدباب کرنے کی غرض سے امریکی حکومت نے افغانستان کو ''القاعدہ'' اور ''طالبان'' سے آزاد کرانے کے لئے وہاں فوج کشی کا آغاز کیا۔

(2) عراق ایک بدمعاش ریاست میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کا حکمران ملک کے تمام تر وسائل اور ممکنہ ذرائع اپنے مخصوص ذاتی مفادات کی تکمیل کے لئے اس انداز میں استعمال کر رہا تھا جس کے نتیجے میں بین الاقوامی ریاستی اور حکومتی نظام کو انتہائی سنگین خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔

صدام حسین کے خلاف تمام بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی اور اقوام متحدہ کی سترہ قراردادوں کی عدم تعمیل' ایک ایسا واقعہ ہے جس کی بین الاقوامی قانون کی تاریخ میں اب تک کوئی مثال نہیں ملتی۔

اس معاملے کی فریق دیگر ممالک کی انٹیلی جنس ایجنسیاں نیز اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹرز ایک عشرے کے طویل تحقیق اور جائزے کے بعد اس حتمی نتیجے پر پہنچے تھے کہ صدام حسین کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی اور ہلاکت پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں جن سے عالمی امن اور سلامتی کو انتہائی سنگین خطرہ لاحق ہے۔

آخر کار ایک طویل اور تھکا دینے والے سفارتی عمل سے گزرنے کے بعد سلامتی کونسل نے 2002ء کے اواخر میں قرارداد نمبر 1441 منظور کر لی جس کی رو سے صدام حسین کو اس بات کا آخری موقع دیا گیا یا تو وہ اس قرارداد کی تعمیل کرے ورنہ فوجی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے۔ 8 دسمبر 2002ء کو عراق نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی بابت ہزاروں صفحات پر مشتمل رپورٹ پیش کی جسے پڑھ کر اس بات کو مزید تقویت حاصل ہوئی کہ صدام حسین دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے کیونکہ اس نے بین الاقوامی قوانین کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے یکسر انحراف کرتے ہوئے ان باقی ماندہ تباہ کن ہتھیاروں کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا جو اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹرز کی رپورٹ کے مطابق 1998ء کے اواخر تک عراق میں موجود پائے گئے تھے!

عجیب بات یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر اہم ممالک نے عراق کی اس رپورٹ میں پیش کئے گئے حقائق اور اعداد و شمار کو صحیح اور درست تسلیم کر لیا۔ مگر یہ تو ہونا ہی تھا۔ تاہم اقوام متحدہ میں اس مسئلے پر بحث اور مباحثے کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ جوں جوں اس معاملے پر بحث اور دلائل کا سلسلہ آگے بڑھتا گیا اس کی اہمیت بتدریج کم ہوتی چلی گئی چنانچہ عراق اور صدام حسین پر اپنی بھرپور توجہ مرکوز کرنے کے بجائے فرانس نے دوسرے ممالک کو اکسانہ شروع کر دیا کہ وہ امریکہ اور امریکی حکومت کو عراق پر فوج کشی سے باز رکھنے کے لئے اپنا ممکنہ اثر و رسوخ بروئے کار لائیں۔ فرانس کے اس رویے کی اصل غرض و غایت اور بنیادی سبب یہ تھا کہ وہ یورپ کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اپنے اثر و رسوخ کی توسیع کا خواہشمند رہا ہے۔

بہرکیف آئندہ چل کر یہ حقیقت شاید مزید واضح ہو سکے کہ بین الاقوامی نظام کی سلامتی اور یکجہتی کے علاوہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے حوالے سے بھی عراق کے خلاف کی گئی جنگ کی کیا اہمیت تھی؟ عراق پر امریکہ کا بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے اور دہشت گرد بھی اس بات سے ہرگز بے خبر نہیں! یہی سبب ہے کہ انہوں نے عراق میں تشدد اور دہشت گردی کے ہتھکنڈوں کو جاری رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لئے شکست کا تصور بے معنی ہو چکا ہے اور ناکامی کی تو قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

بہرکیف عراق کے پاس موجود وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا معاملہ آج تک لاینحل ہے یہ ایک ایسا پراسرار راز ہے جسے منکشف کرنا اشد ضروری ہے! بالکل اسی طرح جیسے لیبیا اور ایران کی جوہری صلاحیت کے حصول کی کوششوں کو بے نقاب کرنے کے بعد ہمیں اب یہ سراغ لگانا ہوگا کہ ان ممالک کے پاس جوہری ہتھیاروں کی تیاری کے بارے میں ضروری اور مطلوبہ معلومات کہاں سے پہنچیں اور یہ سارا معاملہ چوری چھپے کس طرح آگے بڑھتا رہا؟ ایٹمی مواد کی فروخت اور ترسیل کی غرض سے؟ عالمی بلیک مارکیٹ کے وجود سے ہم کیوں بے خبر اور لاعلم رہے۔

ان اقتباسات کے مطالعے کے بعد مضمون نگار کا یہ نکتہ نظر یہ سامنے آتا ہے کہ بین الاقوامی منظم نظریاتی تحریکیں (یعنی مسلمانوں کی تنظیمیں) دنیا میں دہشت گردی کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ عراق کو ایک بدمعاش ریاست قرار دیا اور صدام حسین کو بین الاقوامی ریاستی اور حکومتی نظام کے لئے انتہائی سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 1441 جسے عراق نے من و عن قبول کیا تھا اور ہزاروں صفحات پر مشتمل جو رپورٹ دی تھی اسے جنگی انداز میں پیش کیا ہے۔ عراق سے امریکہ کی پسپائی کو ناممکن قرار دیا ہے۔ آخر میں انتہائی بے شرمی اور ڈھٹائی سے کہا ہے کہ ایک نہ ایک دن عراق سے وسیع پیمانے پر تباہی مچانے والے ہتھیار

مل جائیں گے اور اس معاملے کو جوڑ دیا ہے جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے یعنی نام لئے بغیر پاکستان پر بھی فردِ جرم عائد کی ہے۔ اس طرح کے کالم پڑھنے کے بعد یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں رہتا کہ امریکی دانشور ملکی مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے جھوٹ اور بددیانتی کی کس سطح تک جاسکتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ 1993ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ امریکہ کی ایک انتہا پسند عیسائی تنظیم نے کیا تھا۔ نائن الیون کے سانحہ کے فوری بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق مختلف ٹی وی چینلز نے اسامہ بن لادن کے سر پر الزام تھوپ دیا۔ اسی الزام کے تحت افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی لیکن آج تک اسامہ بن لادن کے خلاف کوئی دستاویزی ثبوت پیش نہیں کیا جاسکا کہ اسامہ اس میں ملوث تھا۔ اس کے خلاف البتہ ایک زبردست دلیل ہے کہ اگر اسامہ اتنا بڑا دھماکہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوتا تو افغانستان کی تباہی کے جواب میں بھی کچھ نہ کچھ کارروائی کرتا۔ اب آیئے عراق کی طرف اگرچہ کوئی انصاف پسند اور باشعور انسان صدام حسین کے کردار کی تحسین نہیں کرسکتا لیکن امریکہ کو کردار درست کرنے کا عالمی سطح پر ٹھیکہ کس نے دیا ہے شمالی کوریا اور کیوبا کب سے امریکہ کے سینہ پر مونگ دل رہے ہیں لیکن امریکہ نے ان کے خلاف آج تک صرف زبانی کلامی کارروائی ڈالی۔ حقیقت یہ ہے کہ عراق پر امریکہ نے جنگ اس لئے مسلط کی کہ وہ ہوس زر میں اندھا ہو چکا ہے اور وہاں سیال سونا کے جو بے تحاشاہ ذخائر ہیں انہیں دیکھتے ہوئے امریکہ کے منہ کی رال ٹپک رہی تھی۔ علاوہ ازیں اس کالے پالک بغل بچہ اسرائیل اپنی سرحدوں کی وسعت دینے کے جو خطرناک عزائم رکھتا ہے صدام حسین کا عراق اس کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا تھا۔

نائن الیون کے حادثہ کی جو آج کل تحقیقات ہو رہی ہیں ان سے ایک بات سامنے آ رہی ہے کہ نہ صرف بش انتظامیہ بلکہ خود بش کو بھی وقت سے بہت پہلے خفیہ ایجنسیوں نے مطلع کر دیا تھا لیکن سب کے ہاتھ باندھ دیئے گئے اور جانتے بوجھتے اس حادثہ کو روکا نہیں گیا۔ ایسا کیوں ہوا اس لئے کہ جو خفیہ ہاتھ یہ سب کچھ کر رہا تھا وہ امریکی انتظامیہ میں ایسے ٹھکانے بنا چکا ہے کہ اس کے سامنے امریکیوں کے ہاتھ شل، زبانیں گنگ اور کان بند ہو جاتے ہیں ہدف یہ تھا کہ امریکہ کو اندرونی سطح پر ایک بڑے حادثہ سے دوچار کر کے الزام مسلمانوں پر لگا دیا جائے۔ امریکی شہریوں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف زبردست نفرت بھر دی جائے۔ پھر امریکہ کی بے پناہ عسکری قوت کو مسلمانوں کے خلاف جیسے چاہیں استعمال کریں۔
یہ خفیہ قوت جانتی تھی کہ امریکہ کو جنگ میں گھسیٹنے کے لئے اور مسلمان ممالک میں تباہی پھیلانے اور قتل و غارت کرنے کے لئے ایک ایسے حادثہ کی ضرورت ہے جو ایک طویل عرصہ کے لئے امریکہ کے دل و دماغ ماووف کر دے اور وہ ہر قسم کی خونریزی کو جائز سمجھیں۔ یہودیوں کا اصل ٹارگٹ چونکہ عراق تھا لہٰذا نائن الیون کے فوراً بعد امریکی انتظامیہ کو عراق پر حملہ کے مشورے دیئے گئے لیکن امریکہ کے لئے ممکن نہیں تھا کہ الزام اسامہ بن لادن پر لگایا جائے اور فوری طور پر حملہ عراق پر کیا جائے پھر یہ کہ بحیرۂ کیسپین کے تیل کے ذخائر اور سنٹرل ایشیا کی نو آزاد ریاستوں کی دولت لوٹنے کے لئے امریکہ کی افغانستان میں عسکری موجودگی ضروری تھی۔ لہٰذا ان دو وجوہات کی بنا پر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کو ترجیح دی لیکن عراق پر حملہ آور ہونے کے لئے یہودیوں نے ایک دن کے لئے بھی امریکیوں کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور ابھی افغانستان میں امریکہ کا قبضہ مستحکم بھی نہیں ہوا تھا کہ عراق پر حملہ کروا دیا گیا۔ لہٰذا معصوم عراقیوں پر امریکہ نے یہ جنگ صرف اس لئے مسلط کی کہ یہ سپریم پاور تمام دنیا کی دولت سمیٹنا چاہتی ہے اور نیو ورلڈ آرڈر کے قیام کے لئے گریٹر اسرائیل کا قیام ناگزیر سمجھتی ہے۔ لیکن یہودیوں کے ترجمان امریکی دانشور کو یہ علم ہونا چاہئے کہ تاریخ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جب بھی کوئی عالمی قوت نافرمانی اور سرکشی میں حد سے بڑھ جاتی ہے تو اس کے زوال کا آغاز اسی قسم کے فیصلوں سے ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جن تھوڑے سے عربوں میں غیرت اب بھی موجود ہے انہیں امریکہ سے لڑنے کے لئے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ اب امریکہ ان کے گھر کے صحن میں آ گیا ہے اب شوقِ شہادت کے جنون میں انہیں دور دراز کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔

اس کالم سے پاکستانی حکمرانوں کی آنکھیں بھی کھلنی چاہئیں۔ مضمون نگار بڑی عیاری کے ساتھ ایٹمی پھیلاؤ کے مسئلہ کو بھی بیچ میں لایا ہے۔ بدنیتی صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ امریکی افغانستان اور عراق میں صورتِ حال معمول پر آنے کا انتظار کر رہے ہیں کیونکہ یہاں انہیں پاکستان کی اخلاقی اور عملی مدد درکار ہے جونہی وہ عراق اور افغانستان کے حالات سے مطمئن ہوں گے پاکستان کی طرف لازماً متوجہ ہوں گے۔ کیونکہ ایٹمی پھیلاؤ کے حوالہ سے ہمارے خلاف FIR پہلے ہی درج کروا چکے ہیں۔ فی الحال مصلحت کا تقاضا ہے کہ اس مسئلہ کو زور و شور سے نہ اٹھایا جائے۔ پاکستان کے حکمرانوں کو جاننا چاہئے کہ ہماری ایٹمی صلاحیت غیر مسلم دنیا کو بری طرح کھٹکتی ہے اور اسرائیل کو شدید خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم ان کے سامنے رکوع کریں یا سجدہ ریز ہو جائیں وہ اپنے ہدف یعنی ہمیں ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے سے کبھی باز نہیں آئیں گے اس کا صرف اور صرف ایک حل ہے وہ یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں خود کفالت اور امریکہ کے سٹریٹیجک پارٹنرز یعنی بھارت اور اسرائیل کو منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت وگرنہ یاد رہے ہاتھ جوڑنے اور سر جھکانے سے کبھی امن نہیں ملا کرتا۔

Bayan-ul-Qur'an
(English)

Translation of the meaning of
Al-Qur'an with brief explanation
By
Dr. Israr Ahmad

(This program was recorded in USA)
Now available in a set of **112 Audio CDs**
Price Rs: 4400/=

Maktaba Markazi Anjuman Khuddam-ul-Qur'an
Qur an Academy, 36-K, Model Town, Lahore
Ph 5869501-03 Fax: 5834000
www.tanzeem.org e-mail:info@tanzeem.org

مشاہیر جنگ آزادی‘ فرداً فرداً

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

سید قاسم محمود

انیسویں صدی عیسوی جن ممتاز ترین اور عظیم المرتبت شخصیتوں پر فخر کر سکتی ہے‘ ان سے ایک مایۂ ناز اور عہد آفریں شخصیت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ہے۔ یہ زمانہ مسلمانانِ ہندو پاک کی قومی و اجتماعی زندگی کا نہایت پُر آشوب دور تھا۔ انگریز رفتہ رفتہ پورے برعظیم پر قابض ہوتے جا رہے تھے۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے آخری معرکے میں چھ سو سالہ مغل حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ حاجی امداد اللہ بھی اس جنگ کے بڑے مجاہد تھے۔

✿ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے تقریباً ڈیڑھ سال انبالہ نگری‘ پنجلاسہ وغیرہ‘ ضلع مظفر نگر‘ سہار نپور اور ضلع انبالہ کے دیہات میں گزارا۔ 1276ھ میں ہجرت کی۔ تبت سے روانہ ہوئے۔ سندھ کے راستے سے کراچی پہنچے اور بحری جہاز سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس سفر میں چند عجیب و غریب واقعات قابل تذکرہ ہیں جن کو حضرت حاجی صاحب کے تمام سوانح نگاروں نے نقل کیا ہے۔ مثلاً

(1) پنجلاسہ ضلع انبالہ کے رئیس راؤ عبداللہ خان تھے۔ حکام رس‘ سرکار کے وفادار اور حضرت حاجی صاحب کے ارادت مند۔ پنجلاسہ پہنچ کر حضرت حاجی صاحب نے انہیں کے یہاں قیام کیا۔ حاجی صاحب جیسے باغی کو اپنے یہاں ٹھہرانا‘ تباہی اور بربادی کو دعوت دینا تھا۔ مگر راؤ صاحب کا اخلاص ہر ایک خطرہ سے بے نیاز تھا۔

قدرت کی عجائب نوازی ملاحظہ ہو کہ اس قیام کے دوران میں راؤ صاحب کا اخلاص آزمائش کی کسوٹی پر کسا گیا۔

واقعہ یہ ہوا کہ مخبروں نے مخبری کر دی اور صبح کے وقت جیسے ہی افق مشرق سے آفتاب نے سر نکالا‘ مجسٹریٹ ضلع دوش سے لے کر راؤ صاحب کے مکان پر پہنچ گیا۔

حاجی صاحب نے بر سبیل احتیاط ایک ویران کوٹھڑی میں قیام فرمایا تھا۔ جو گھوڑوں کے اصطبل کے پاس تھی۔ مخبر نے ایسی صحیح مخبری کی کہ اس کوٹھڑی تک کا پتہ بتا دیا تھا۔ یہ اشراق کا وقت تھا اور حسب معمول حاجی صاحب نمازِ اشراق میں مشغول تھے۔ راؤ صاحب کے لئے یہ بہت ہی نازک گھڑی تھی۔ مگر توفیق خداوندی نے حوصلہ مند راؤ صاحب کی مدد فرمائی۔ راؤ صاحب آگے بڑھے۔ گرم جوشی سے کلکٹر صاحب کا استقبال کیا۔ بڑے تپاک سے ہاتھ ملایا۔

”تشریف لایئے۔ اس وقت صبح صبح کیسے تشریف آوری ہوئی“۔ راؤ صاحب نے فرمایا۔ سخن پرور مجسٹریٹ نے کہا سنا ہے آپ کے اصطبل میں کوئی گھوڑا بہت عمدہ ہے‘ صاحب اسے دیکھنے آئے ہیں۔

بہت بہتر ہے۔ تشریف لایئے۔ اصطبل حاضر ہے۔ گھوڑے ملاحظہ فرمایئے۔

راؤ صاحب مجسٹریٹ بہادر کو اصطبل میں لے گئے۔ گھوڑے دکھائے۔ مجسٹریٹ بار بار راؤ صاحب کے چہرہ پر نظر ڈالتا تھا اور حیران تھا کہ راؤ صاحب پر خوف و ہراس یا گھبراہٹ کا کوئی اثر نہیں۔ وہ دل دل میں خیال کر رہا تھا کہ شاید مخبر نے جھوٹی خبر دی۔

اصطبل میں گھومتے ہوئے اس ویران کوٹھری کے دروازہ پر پہنچ گیا‘ جہاں حاجی صاحب قیام فرماتے تھے اور یہ کہتے ہوئے کہ کیا اس میں گھوڑوں کی گھاس بھری جاتی ہے‘ کواڑ کھلوا دیئے۔

کوٹھری میں چوکی پر جانماز بچھی ہوئی ہے‘ لوٹا چوکی کے کنارہ پر اور وضو کے پانی سے نیچے کی زمین تر ہے مگر نماز پڑھنے والا کوئی نہیں۔

کلکٹر صاحب نے کوٹھری کے کونہ کونہ پر نظر ڈالی۔ کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ تو پھر راؤ صاحب سے ہی دریافت کیا کہ یہ چوکی کیسی ہے؟

راؤ صاحب: میں یہاں نماز پڑھا کرتا ہوں۔

کلکٹر صاحب: اصطبل کے کنارہ‘ ویران اور بوسیدہ کوٹھری میں نماز پڑھنے کا کیا مطلب؟ نماز کے لئے تو مسجد ہوتی ہے۔

راؤ صاحب: ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ فرض نماز تو مسجد میں جماعت کے ساتھ کھلم کھلا سب کے سامنے ادا کریں لیکن نفلیں چھپا کر کسی پوشیدہ جگہ میں پڑھیں۔ اس لئے اشراق وغیرہ کی نفلیں میں یہاں پڑھا کرتا ہوں۔

اب کلکٹر صاحب خاموش تھے۔ رخصت ہوئے اور راؤ صاحب سے معذرت کی کوئی گھوڑا ہماری مرضی کا نہیں نکلا۔ افسوس آپ کو تکلیف بھی دی اور ہمارا کام بھی نہیں ہوا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

راؤ صاحب اس بلا کو رخصت کر کے سب سے پہلے اسی کوٹھری میں پہنچے دیکھا‘ حاجی صاحب چوکی پر تشریف فرما ہیں۔

(2) گڑھی پختہ جواب ضلع مظفر نگر میں ہے اور اس زمانہ میں غالباً سہارن پور کے ضلع میں تھی‘ حضرت حاجی صاحب یہاں تشریف لے گئے اور موضع کے رئیس کے یہاں قیام فرمایا۔ مخبروں نے خبر کر دی۔ مجسٹریٹ نے پولیس کپتان کو فوراً حکم لکھ دیا۔

ملک کے برگزیدہ‘ مقتدر اور درویش صفت بزرگوں میں حضرت حاجی صاحب نمایاں ترین شخصیت ہیں۔ **1783ء (1233ھ)** میں پیدا ہوئے‘ ماہر استادوں کی نگرانی میں علوم کی تکمیل کی‘ کچھ دن سید احمد شہید کی تحریک سے متعلق رہے اور اس کے بعد آپ مکہ معظمہ پہنچے جہاں شاہ محمد اسحاق سے مشورے کے بعد واپس آئے۔ **1846ء** میں شاہ اسحاق کا انتقال ہو گیا تو آپ کو جانشین بنائے گئے۔ ہندوستان میں یہ بڑی افراتفری کا دور تھا۔ ملک میں انگریزی ملوکیت کا سیلاب بڑھتا چلا آ رہا تھا مگر حاجی صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دورے کئے اور عوام کو بتایا کہ دشمنانِ وطن کے خلاف بغاوت کا وقت آ گیا ہے۔ ان کی سحر انگیز تقریروں نے عوام اور خصوصاً مسلمانوں کے دلوں میں آزادی اور بغاوت کی آگ لگا دی‘ ان کی موثر شخصیت نے تحریک کو تقویت پہنچائی اور جب تحریک شروع ہوئی تو آپ نے اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ شاملی (ضلع مظفر گڑھ) میں جہاد کیا۔ تحریک کی ناکامی پر آپ مکہ معظمہ چلے گئے اور وہیں سے حضرت مولانا محمد قاسمؒ اور دوسرے شاگردوں کو ہدایات بھیجتے رہے۔

اس علاقہ کے تھانہ دار خواجہ احمد حسین صاحب سہارن پوری تھے۔ ایس پی تھانہ میں پہنچا۔ کلکٹر کے حکم کا صرف اوپر کا حصہ میں تلاشی کا آرڈر تھا' دکھا دیا۔ مگر باقی حصہ جس میں ملزم اور موضع وغیرہ کا نام تھا' نہیں دکھایا کہ شاید مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی صورت سے اس دوش کو ناکام کردیں' اور پہلے ہی خبر بھیج کر حاجی صاحب کو اپنی جگہ سے غائب کرا دیں۔ بہرحال کپتان صاحب تھانیدار کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب گڑھی پختہ کے قریب پہنچے تب خواجہ صاحب کو اندازہ ہوا کہ حاجی صاحب کی گرفتاری کے لئے یہ دوڑ جا رہی ہے۔ خواجہ صاحب کو معلوم تھا کہ حاجی صاحب کس کے یہاں قیام فرما ہیں۔ خواجہ صاحب نے گاؤں کے باہر سے ہی چلانا شروع کر دیا اور اس زمیندار کا نام لے لے کر دھونس جمانے لگے۔ نمک حرام تو کہاں ہے' باہر آ' آج تجھے سمجھنا ہے' تو سرکار کے باغیوں کو اپنے یہاں ٹھہراتا ہے (وغیرہ وغیرہ)۔ خواجہ صاحب کی آواز بہت بلند تھی۔ رات کے سناٹے میں خواجہ صاحب کی آواز پورے گاؤں میں گونج گئی۔ زمیندار نے خواجہ صاحب کی آواز پہچان لی۔ اس نے فوراً حاجی صاحب کو ایسی جگہ پہنچا دیا کہ حاجی صاحب ہاتھ نہ لگ سکے اور دوش ناکام واپس ہوئی۔

بہرحال جہاں جہاں حاجی صاحب پہنچتے رہے پولیس آپ کا تعاقب کرتی رہی۔ مگر "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے"۔

اسی طرح ایک اور گاؤں کا واقعہ ہے۔ رات کے وقت پولیس فورس بالکل بے خبری میں اس مکان پر پہنچ گئی' جہاں حضرت قیام فرماتے تھے۔ اسی کھلے ہوئے مردانہ مکان میں جہاں حضرت حاجی صاحب تشریف فرماتے تھے آپ کو لٹا کر آپ پر رضائی ڈال دی گئی۔

پولیس کو اس کا وہم بھی نہ ہوا کہ حاجی صاحب اس کھلے ہوئے مردانہ مکان میں ہوں گے۔ وہ پہلے زنانہ مکان کی طرف بڑھی۔ زمیندار بھی اس کے ساتھ مکان کے اندر گئے اور یہاں چیختے چلاتے اور باہر کے آدمیوں کو ڈانٹتے ہوئے کہہ گئے کہ اس بڈھے کو کھیت پر ڈال آؤ' اس نے کھانس کھانس کر بلغم سے سارا مکان گندا کر دیا ہے۔

پولیس اپنے دھیان میں مست تھی۔ چودھری صاحب کی اس زبان کو نہ سمجھ سکی اور باہر کے آدمیوں نے حاجی صاحب کی چارپائی ایسی جگہ پہنچا دی جہاں پولیس نہ پہنچ سکی۔

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

مکہ معظمہ میں قیام اور وفات

مختصر یہ کہ غیبی امداد اور خداوندی تحفظات کے زیر سایہ آپ حجازِ مقدس پہنچے۔ وہاں پہنچ کر زہد و تقویٰ' ریاضت و مجاہدہ اور توکل علی اللہ کی وہ مثال قائم کی جس نے عہدِ صحابہؓ کی یاد تازہ کر دی۔ نہ صرف عجم بلکہ عرب نے بھی آپ کے سامنے گردنِ عقیدت خم کی۔ آج دنیائے اسلام کا ہر ذی علم آپ کو شیخ العرب والعجم کے خطاب سے یاد کرتا ہے۔ ان عزائم اور بلند حوصلوں کے مقابلہ پر آپ تذکرہ نویسوں کے اس بیان سے سبق لیجئے کہ آپؒ خلقۃً ضعیف و نحیف اور خفیف اللحم (دبلے پتلے) تھے۔ سچ ہے اللہ تعالیٰ جس کو روحانی قوت سے نوازے۔ اس کو جسمانی قوت کی کیا ضرورت۔

12 جمادی الاخریٰ 1317ھ مطابق 1899ء بروز چہار شنبہ بوقت صبح واصل بحق ہوئے اور مکہ معظمہ میں دفن کئے گئے۔ رحمہ اللہ رضی عنہ۔

❀ ❀

مکمل نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ آٹھواں ایڈیشن

ایمانیات وعبادات' قرآن وسنت' حدیث' تفسیر' فقہ' تہذیب وثقافت' ادبیات' فنون' علوم' مشاہیر' تاریخ' جغرافیہ' مقامات' شہر وممالک

اسلامی انسائیکلو پیڈیا

مرتب: سید قاسم محمود

مع رنگین اٹلس' سینکڑوں سیاہ اور سینکڑوں رنگین تصاویر' معلومات افروز نقشے' شجرے اور خاکے۔ ردیف وار ترتیب میں ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ پر مشتمل چار ہزار سے زیادہ عنوانات پر مضامین اور ان کا مکمل اشاریہ

سات ایڈیشن یک جلدی صورت میں بھی بہت وزنی لگتے تھے۔
یہ آٹھواں ایڈیشن انتہائی خوبصورت اور مضبوط دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے

[illegible] 2400 [illegible]

الفیصل 'ناشران وتاجران' غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

النصر لیب

مستند اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ادارہ
ایک ہی چھت کے نیچے تمام اقسام کے معیاری لیبارٹری ٹیسٹ'
ایکسرے' ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولیات

خصوصی پیکج

خصوصی میڈیکل چیک اپ ☆ الٹرا ساؤنڈ ☆ ای سی جی ☆ ہارٹ ☆ لیور ☆ کڈنی ☆ جوڑوں سے متعلقہ متعدد ٹیسٹ/ ہیپاٹائٹس بی اور سی ☆ بلڈ گروپ ☆ بلڈ شوگر ☆ مکمل بلڈ اور مکمل پیشاب ٹیسٹ صرف 1500 روپے میں کروائیں۔

تنظیم اسلامی کے رفقاء اور ندائے خلافت کے قارئین اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ لیبارٹری سے حاصل کریں۔

ISO 9001:2000
QMS CERTIFIED CLINICAL LAB
BY MOODY INTERNATIONAL

النصر لیب: 950۔ بی' مولانا شوکت علی روڈ' فیصل ٹاؤن (نزد راوی ریسٹورنٹ) لاہور
فون: 5162185-5163924 موبائل: 0300-8400944
E-mail: alnasar@brain.net.pk Website: www.alnasar.com.pk

صدق و تصدیق

تحریر: جناب رحمت اللہ بٹر' ناظم دعوت' تنظیم اسلامی' پاکستان

دین اسلام جن خوبیوں کو بندہ مومن میں دیکھنا چاہتا ہے اور جو بنیادی انسانی اوصاف ہیں ان میں صدق' سچائی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ چنانچہ ایک مومن جن اوصاف کا حامل ہوسکتا ہے ان میں سب سے بڑا وصف جسے قرآن مجید نے بیان کیا ہے وہ مرتبہ صدیقیت ہے۔ نبوت تو اصل میں وہبی ہوتی ہے ﴿اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾ "اللہ تعالیٰ کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے' اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنے تک رسائی دے دیتا ہے"۔ تو جو مقامات اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والوں کو عطا کرتا ہے یعنی صالحین' شہداء اور صدیقین ان میں صدیقیت سب سے اونچا درجہ ہے۔

سچائی کیا ہے؟ اپنے عبدیت کے تقاضوں کو سچ کر دکھانا اور ہر صداقت کی تصدیق کرنا۔ چنانچہ سورہ اللیل میں فرمایا گیا ہے ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝﴾ (الیل: 5 تا 7) "اور جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی (قرآن مجید / دین اسلام) کی تصدیق کی پس اسے ہم آسانی سے راحت (جنت) تک پہنچا دیں گے"۔

اور اس کو سراہا ہے سورۃ الزمر میں ان الفاظ میں:

﴿وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾ (الزمر: 33)

"اور وہ (نبی اکرم ﷺ) جو سچائی لے کر آئے اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہی تو ہیں اللہ کے ہاں متقی و پرہیزگار"۔

یہی ہیں جن کی معیت اختیار کرنے کا اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبۃ: 119) "اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھی بنو"۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا)) (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "سچائی انسان کو وفاداری / نیکی تک لے جاتی ہے اور وفاداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور ایک آدمی سچائی اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق کا درجہ پالیتا ہے"۔

دنیا میں انفرادی زندگی اور اجتماعی / جماعتی زندگی میں جب مشکل مراحل آتے ہیں اور ابتلاء کا دور آتا ہے تو پھر کھوٹا اور کھرا نکھر کر سامنے آتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت میں فرمایا ﴿فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝﴾ "ہم جاننا (ظاہر کرنا) چاہتے ہیں کہ کون (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں اور کون جھوٹے ہیں۔ اور انہی امتحانات سے گزر کر انسان اگلے درجوں میں ترقی کرتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ اور فرمایا: ((اَرْبَعٌ اِنْ كُنَّ فِيْكَ فَلَا يَضُرُّكَ مَافَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا صِدْقُ الْحَدِيْثِ. وَحِفْظُ الْاَمَانَةِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَعِفَّةُ مَطْمَعَةٍ (رواہ حاکم عن عبداللہ بن عمرؓ)

انسان کے اسلام کا حسن اس میں ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو بالکل چھوڑ دے۔ اور چار صفات اگر تم میں ہیں تو جو دنیا سے چھوٹ جائے تیرے لئے نقصان کا باعث نہ ہو گا۔ سچی بات' امانت کی حفاظت' اچھا کردار اور حلال کی روزی"۔

صدق کا ضد ہے کذب۔ جھوٹ' تکذیب کرنا

جھوٹ وہ بیماری ہے جو انسان کو ایمان سے تہی دامن کر دیتی ہے۔ جھوٹ انسان کیوں بولتا ہے؟ اپنی کوتاہی اور کم ہمتی کو چھپانے کے لئے' جب انسان ایمان کا تقاضا پورا نہیں کر پاتا تو بازپرس اور لوگوں کے سامنے عزت نفس کو بچانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور یہی چیز اسے نافرمانی پر جری کر دیتی ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعہ وہ اپنی کوتاہی کو چھپا لیتا ہے۔ اس کا اگلا درجہ جھوٹی قسمیں ہوتی ہیں جب وہ سمجھتا ہے کہ اس پر اعتبار نہیں کیا جا رہا تو جھوٹی قسموں کا سہارا لیتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے دل میں ایمان والوں کے لئے بغض اور حسد پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے آگے بڑھنے کی وجہ سے وہ نمایاں ہوتا ہے۔

جھوٹ کا اگلا درجہ ہے افتریٰ۔ جھوٹ باندھنا' یعنی کسی بات کی جھوٹی نسبت اللہ اور اس کے رسول کی طرف کر دینا۔ قرآن مجید میں اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ﴾ (الزمر: 32) "اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جب سچائی اس تک پہنچے تو اس کی تکذیب کر دے"۔

اس کو قرآن مجید پلیدی قرار دیتا ہے جیسے فرمایا:

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج: 30) "اپنے آپ کو بچاؤ بتوں کی پلیدی (پرستش) سے اور جھوٹی بات کی گندگی سے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ((اِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) (متفق علیہ) "بے شک جھوٹ انسان کو نافرمانی تک لے جاتا ہے اور پھر نافرمانی انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہے اور انسان عادی ہو جاتا ہے جھوٹ کا یہاں تک کہ اللہ کے ہاں وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ سے ایک دفعہ کسی صحابیؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں۔" اس نے پھر پوچھا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بالکل نہیں۔ کیونکہ جھوٹ تو ایمان کی نفی کر دیتا ہے۔

یہی حقیقت نبی اکرم ﷺ نے بھی یوں بیان فرمائی کہ ((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا)) "میں اس شخص (مومن) کو درمیانی درجے کی جنت میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ کو چھوڑ دے خواہ وہ مزاح ہی میں ہو"۔

اسی طرح ایک دفعہ فرمایا جسے روایت کیا ہے حضرت جابر بن سمرہؓ نے۔ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مَقَامِيْ فِيْكُمْ: فَقَالَ ((اِحْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ

الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَفْشُو الْکَذِبَ حَتّٰی یَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا یُسْتَشْهِدُ وَیَحْلِفُ وَمَا یُسْتَحْلَفُ))

(اخرجہ ابن ماجہ)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر خطبہ دیا۔ اور فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے جس جگہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپؐ نے فرمایا تھا: ((میری اقدار کو میرے صحابہ میں پہچانو اور پھر ان کی جو ان کے بعد آئیں گے (تابعی) اور پھر ان کی جو ان کے بعد آئیں گے (تبع تابعی) پھر جھوٹ پھیل جائے گا بے شک کہ انسان تیار ہو جایا کریں گے گواہی (جھوٹی) دینے کے لئے حالانکہ ان سے گواہی نہ مانگی گئی ہو اور قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان کو قسم کے لئے نہ کہا گیا ہو''۔

اسی طرح لین دین اور سوداگری کے سلسلے میں بھی آپ ﷺ نے فرمایا' جسے بیان کیا ہے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذِبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا (متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سودا کرنے والوں کو سودا برقرار رکھنے کا اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ پس اگر انہوں نے اپنی اشیاء کے بارے میں سچ بولا اور کوئی عیب ہو تو اسے واضح کر دیا تو ان کے سودے میں برکت عطا کر دی جاتی ہے اور اگر وہ عیب چھپا لیں یا غلط بیانی سے کام لیں تو سودے سے برکت ختم کر دی جاتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے جھوٹوں پر ہی اپنے کلام میں لعنت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلم و مومن کو سچائی اختیار کرنے اور صداقت و بھلائی کی توفیق دے اور جھوٹ' جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسموں اور تکذیب حق سے بچائے رکھے۔ (آمین)

منتخب تحریکی نظم

یہ نظم اس زمانے کی ہے جب امریکہ اور روس دونوں سپر پاور تھیں اور ان کے درمیان سرد جنگ جاری تھی۔ ایک سپر پاور کا خاتمہ ہوا لیکن دوسری سپر پاور دنیا کو ڈسنے کے لئے جبڑے کھولے ہوئے ہے۔ کیا عجب کہ اس کا خاتمہ بھی قریب ہو۔

انتخاب: قاضی عبدالقادر — عرشی بھوپالی

نئے ہیروشیما جنم لے رہے ہیں

نئے ناگاساکی کی ہے دھوم ساتھی
نئے ہیروشیما جنم لے رہے ہیں
پرانے جواری نئے داؤ لے کر
نئی جنگ کی گھات میں
نکلتے ہیں میدان میں
بہت ہی سلیقے سے پانسے پھینکے ہیں
بڑی ہی قرینے سے بازی لگی ہے
خدا جانے کون اس کو جیتے
خدا جانے کون اس کو ہارے
بلا کے ہیں شاطر یہ دونوں کھلاڑی
غضب ان کی باتیں
قیامت کی گھاتیں
کوئی نام لیتا ہے جمہوریت کا
کوئی دعویٰ کرتا ہے آفاقیت کا
حقیقت میں ورنہ
یہ ہیں نیشنل کیمپ کے نام لیوا
یہ ہیں اپنے اپنے وطن کے پجاری
دو طبقوں میں انساں کو بانٹا انہوں نے
خدا کی زمیں کو کیا ٹکڑے ٹکڑے
انہی نے تو اڈے بنانے کی خاطر
نئی جنگ کے
حقیقت میں اپنی سی ترمیم کر دی
مرے ایشیا اور یورپ کی تقسیم کر دی
یہ دشمن ہیں جمہوریت کے
یہ رہزن ہیں آفاقیت کے
فرنگی فراست نے انڈے دیئے ہیں
تہ کار' خونخوار ایٹم بموں کے
یہ انڈے سیاست نے پیہم سیئے ہیں
اب ان میں سے بچے نکلنے لگے ہیں
نئے ہیروشیما جنم لے رہے ہیں
نئے ناگاساکی کی ہے دھوم ساتھی!

میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے اوقات کا بہترین مصرف

قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس

191۔ اتاترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن' لاہور (فون: 5833637)

کے زیر اہتمام اِس سال

اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

کا انعقاد — 12 مئی تا 14 جون 2003ء — ہوگا' ان شاء اللہ

❋ اوقات: صبح 8:30 تا دوپہر 12:10 بجے روزانہ

❋ مضامین

1) تجوید و ناظرہ
2) مطالعہ قرآن حکیم
3) مطالعۂ حدیث
4) تعارف ارکان اسلام' مسائل نماز
5) کمپیوٹر EDP
6) بنیادی انگلش گرامر پر خصوصی لیکچرز

❋ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ میں اسناد تقسیم کی جائیں گی۔

❋ ہاسٹل میں محدود سہولت دستیاب ہے۔ ہاسٹل میں مقیم طلبہ کو شام کے اوقات میں بھی مصروف رکھنے کا اہتمام ہوگا۔ ان شاء اللہ

نوٹ: کورس فیس 300 روپے' جبکہ ہاسٹل میں مقیم طلبہ کے لئے زرِ طعام 1000 روپے

ان مستحق طلبہ کے لئے جو واجبات ادا نہ کر سکتے ہوں' خصوصی رعایت کی سہولت

المعلن: پروفیسر طارق مسعود پرنسپل قرآن کالج

منزل کہاں ہے تیری اے لالۂ صحرائی

ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں قربانیوں سے زیادہ ''مراعات'' کی عادی ہیں۔
جمہوریت آئے یا نہ ائے' اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو یا نہ ہو' پروٹوکول تو ملتا رہتا ہے۔
گاہے گاہے ''القابات'' سے بھی نوازا جاتا ہے۔

محمد سمیع

ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ مذہبی سیاسی جماعتوں کی کمٹمنٹ دین سے زیادہ جمہوریت کے ساتھ ہو کر رہ گئی ہے۔ ارشاد فرمایا بھئی بات یہ ہے کہ نظام کی تبدیلی کا یہی ذریعہ ہے۔ کہا گیا اچھا یہ بتایئے کہ وطن عزیز میں بھی جمہوریت رہی بھی ہے۔ اور چلئے تھوڑی دیر کے لئے ہم آپ کی بات کو تسلیم کر بھی لیں تو یہ بتایئے الجزائر اور ترکی میں تو اقتدار تک رسائی ہو گئی تھی' تو کیا وہاں اسلام کی منزل کو سر کر لیا گیا۔ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ فرمانے لگے ان جماعتوں کو متوجہ کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ذریعہ کو مقصد نہ بنالیں۔ بات ان کی درست تھی۔ کیسے نہ ہوتی آخر وہ ایک دینی دانشور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن بات دریافت کرنے والے کی بھی غلط نہ تھی۔ مذہبی سیاسی جماعتوں کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ان کی کمٹمنٹ دین کے مقابلے میں جمہوریت کے ساتھ زیادہ رہی ہے۔ ہر آمر کے خلاف انہوں نے احتجاجی تحریکیں چلائیں۔ چاہے وہ فوجی آمر رہا ہو یا سول آمر۔ ایوب خان کے خلاف تحریک انہوں نے چلائی۔ بھٹو کے خلاف تحریک انہوں نے چلائی۔ نواز شریف کے خلاف تحریک انہوں نے چلائی۔ بینظیر کے خلاف تحریک انہوں نے چلائی۔ لیکن ان کی کوئی تحریک نفاذ شریعت کے لئے نہ تھی بلکہ ہر تحریک بحالی جمہوریت کی تحریک تھی۔ نتیجہ کیا نکلا۔ ایوب خان کے خلاف تحریک کے نتیجے میں بھٹو صاحب برآمد ہوئے۔

شامت اعمال ما صورت ''بھٹو'' گرفت

بھٹو کے خلاف تحریک چلائی تو جنرل ضیاء الحق نے عنان اقتدار سنبھال لی۔ میاں نواز شریف کے خلاف تحریک چلائی تو محترمہ بینظیر بھٹو جلوہ فگن ہوئیں۔ بینظیر بھٹو کی حکومت گرائی' دوبارہ میاں نواز شریف برسر اقتدار آئے۔ دوبارہ ان کے خلاف تحریک چلی تو ''شریف'' کی جگہ ''مشرف'' کو اقتدار ملا۔ گویا کہ ہر بار کھیر انہوں نے پکائی لیکن کھانا کسی اور کو نصیب ہوا۔ یہ سارا کچھ اس ذریعہ کے حصول کے لئے ہوا جس کے نتیجے میں ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ اقتدار حاصل کر کے اسلام کے نفاذ کا آرڈیننس جاری کریں گی۔ جب مذہبی سیاسی جماعتوں کا اتحاد بنا' تو لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ چلو ''یہاں تک تو پہنچے' یہاں تک تو آئے''۔ شائد اب اسلام کے نفاذ کی منزل سر ہو جائے۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ سرحد میں انہیں اقتدار نصیب ہوا۔ ایک سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا' نتیجہ کیا نکلا۔ اسلام کے حوالے سے چند سطحی اقدامات کئے گئے اور بس۔ نفاذ شریعت بل منظور ہوا لیکن اس کی برکات کو قوم ہنوز انتظار کر رہی ہے۔ بلوچستان میں آدھی حکومت ملی لیکن بس یہی کہا جا رہا ہے کہ یہاں بھی نفاذ شریعت کا بل پیش کیا جائے گا۔ مرکز میں وہی جمہوریت کی بحالی کا نعرہ اور ایل ایف او کے خلاف ہنگامہ آرائی رہی۔ لیکن بالآخر اسے بھی آئین میں شامل کر لیا گیا اس وعدۂ فردا پر کہ اگلے سال کمانڈ و صدر مملکت اپنی وردی اتار دیں گے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آئین کے مطابق صدر مملکت سے مطالبہ کیا جاتا کہ وہ چیف آف آرمی اسٹاف کے عہدہ سے استعفیٰ دیں۔ دو سال انتظار فرمائیں۔ اس کے بعد بھی انہیں صدر مملکت بننے کا ارمان ہو تو اس عہدے کے لئے انتخاب لڑیں۔ ورنہ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اپنی وردی میں برقرار رہیں۔ صدر مملکت کے عہدے سے استعفیٰ دیں اور چیف آف آرمی اسٹاف کی آئینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی فکر کریں۔ یہ ہے وہ جمہوریت جس کے عشق میں وہ گزشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصے سے مبتلا ہیں۔ اب 17 نکاتی مطالبہ پیش کیا جا رہا ہے جس کا ایک نکتہ نفاذ اسلام کا ''بھی'' ہے۔ ابھی رابطہ عوام مہم کا آغاز ہوا ہے۔ عوام ہیں کہ ان کی قلابازیوں پر ہکا بکا ہیں۔ انہیں کچھ دن قبل تحریک کے لئے آمادہ کیا جا رہا تھا۔ تحریک تو چلائی نہیں گئی۔ ان سے رابطہ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ بات تو نظام مصطفیٰ ﷺ کی کی جاتی ہے لیکن اس کے لئے طریقہ انقلاب مصطفوی کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ راہ بڑی کٹھن ہے۔ بڑی قربانیاں چاہتی ہے۔ ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں قربانیوں سے زیادہ ''مراعات'' کی عادی ہیں۔ جمہوریت آئے یا نہ آئے' اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو یا نہ ہو' پروٹوکول تو ملتا رہتا ہے' مراعات تو حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ گاہے گاہے ''القابات'' سے بھی نوازا جاتا ہے۔ اس عاشقی میں عزت سادات بھی جاتی رہی ہے۔ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے بعد ضیائی مارشل لاء کو تقویت پہنچا کر انہوں نے عوام کا اعتماد کھویا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے متحدہ مجلس عمل کی صورت میں اعتماد کی بحالی کا ایک زریں موقع فراہم کیا تھا۔ لیکن مذہبی سیاسی جماعتیں اپنی خو بدلنے پر تیار نہیں۔ اب اگلا الیکشن یہ بتائے گا کہ عوام کے اعتماد کے اعتبار سے ان کا گراف اوپر گیا ہے یا نیچے آیا ہے۔ کیا ان کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ وہ جمہوریت کو تین طلاق دے کر اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے نفاذ کے لئے نبوی طریقہ کار اختیار کریں۔ امریکہ کی جارحانہ پالیسیاں یہ ثابت کر رہی ہیں کہ ہم ابھی مکی دور سے گزر رہے ہیں۔ نبی انقلاب ﷺ نے مکی دور میں اپنے اصحاب کو ہاتھ بندھے رکھنے کا حکم دیا تھا تا کہ ایک طرف اہل مکہ کو ان کے خلاف ظلم و تشدد کا جواز مہیا نہ ہو۔ دوسری طرف اہل ایمان کے اس رویہ کے باوجود کہ انہوں نے اپنے ہاتھ باندھ رکھے تھے' جب اہل مکہ نے ان پر ظلم و تشدد جاری رکھی تو مکہ کی خاموش اکثریت کو ان کی مظلومی کا احساس ہوا اور انہیں میں سے کچھ لوگوں نے شعب ابو طالب سے انہیں باہر نکالنے کا سامان کیا' ورنہ سرداران قریش نے اس طرح تو اہل ایمان کو ختم کرنے کا موقع پیدا کر ہی لیا تھا۔ لیکن اہل ایمان نے صرف اپنے ہاتھ ہی بندھے نہیں رکھے بلکہ اپنے ایمان پر پوری استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے اور ہر چہ بادا باد کی روش اختیار کی۔ ہمارے دینی قائدین استقامت میں پنہاں قیامت سے گزرنے کے لئے تیار نہیں جب ہی وہ آمروں کو راستہ دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ وہ نہ خود عزیمت کا راستہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی اپنے عوام کی تربیت اس نہج پر کی ہے بلکہ اکثر و بیشتر انہیں رخصت کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ایسے میں جمہوریت کی بحالی' اقتدار تک رسائی کا خواب اور اسلامی انقلاب کی آرزو محض خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ کاش کہ یہ سمجھیں!

نارتھ کراچی میں تنظیم اسلامی کا تعارفی کیمپ

تنظیم اسلامی کے تعارفی کیمپس کا سلسلہ ایک طویل عرصے سے حلقہ سندھ زیریں میں چل رہا ہے۔ عام تعطیل کے کسی بھی دن ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ کراچی کی تنظیم میں کسی نہ کسی تنظیم کے کسی ایسے مقام پر جہاں اب تک تنظیم کا کوئی پروگرام نہ ہوا ہو یہ کیمپ منعقد کرتے ہیں جس کا آغاز عموماً صبح گیارہ بجے ہوتا ہے۔ اس بار یہ کیمپ 23 مارچ کو یوم جمہوریہ پاکستان کے موقع پر تنظیم اسلامی کراچی شمالی کے علاقے نارتھ کراچی کے سیکٹر E-11 میں منعقد ہوا۔ کراچی شہر کے بیشتر رفقاء اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس سے قبل کہ پروگرام کا تفصیلی تذکرہ ہو بہتر ہوگا کہ قارئین کو اس ہوم ورک کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے جو پروگرام کے ناظم محترم حبیب عبدالقادر صاحب نے کر رکھا تھا۔ سب سے پہلے تو علاقے کا سروے کر کے اس کا ایک نقشہ تیار کیا گیا۔ اس پورے علاقے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک جانب نیو فاطمہ جناح کالونی اور مسلم ٹاؤن کے مکانات تھے۔ درمیان میں فلیٹوں کے 7 پروجیکٹس تھے۔ دسری جانب بفر زون کے سیکٹر B-15 کا علاقہ تھا۔ ان تمام علاقوں کی مساجد کے نام اور نماز کے اوقات معلوم کئے گئے اور یہ بھی کہ کس مسجد کا تعلق کس مکتبۂ فکر سے ہے۔ فلیٹس میں لوگوں سے ملاقات کے لئے اجازت حاصل کرنے کے لئے ان کی یونینوں کے عہدیداران سے ملاقاتیں کی گئیں۔ الحمد للہ ایک آدھ پروجیکٹ کے علاوہ سب نے ہمیں اجازت دے دی۔

بجلی اور پانی کے حصول کے لئے کیمپ کے قریب رہائش پذیر ایک بزرگ سے تعاون کی یقین دہانی حاصل کی گئی۔ دفتر حلقہ سے جنریٹر اور نئے خرید شدہ تین میگافون کارنر میٹنگوں کے لئے حاصل کئے گئے۔ پندرہ عدد بینرز لکھوائے گئے اور دس ہزار ہینڈ بلز طبع کروائے گئے اور مذکورہ تنظیم کے تمام نقباء کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اپنے اپنے اسرہ کے رفقاء کے ذریعے ان ہینڈ بلز کی تقسیم کا اہتمام کریں۔ تقریباً چار ہزار ہینڈ بلز پروگرام کے دن کے لئے روک لئے گئے۔ پروگرام کے دن مقامی تنظیم کے رفقاء کو انتظامات کے لئے صبح آٹھ بجے بلا لیا گیا۔

حسب معمول پروگرام کے آغاز پر محترم اعجاز لطیف صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ کی راہ میں نکلنے کی اہمیت' اس کی فضیلت اور گشت کے آداب پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں' ناظم حلقہ انجینئر نوید احمد صاحب نے آٹھ تبلیغی وفود ترتیب دیئے اور یہ وفود ایک مقامی رہبر کے ہمراہ اپنے اپنے علاقوں میں پھیل گئے۔ نماز ظہر سے قبل تک دعوت کا سلسلہ جاری رہا اور نماز کے بعد مختلف مقامات پر رفقاء نے کارنر میٹنگز میں لوگوں سے خطاب کیا۔ جنہیں انہوں نے توجہ کے ساتھ سنا۔ نماز ظہر کے بعد کھانے اور آرام کا وقفہ تھا۔ چار بجے سہ پہر چائے پیش کی گئی جس کے بعد پانچ وفود بقیہ علاقوں کے لئے روانہ کئے گئے۔ یہ سلسلہ نماز عصر تک جاری رہا۔ اس سارے عرصے کے دوران ناظم ذاتی رابطہ محترم جلال الدین اکبر صاحب کی سرکردگی میں دو تین وفود تشکیل دے کر غیر فعال رفقاء سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا جنہوں نے ان رفقاء کی رہائش گاہوں پر جا کر ان سے ملاقاتیں کیں۔ الحمد للہ بیشتر غیر فعال رفقاء بھی اس اجتماع میں شریک ہوئے۔

نماز عصر کے بعد محترم شجاع الدین صاحب کو "قرآن کریم اور ہمارا طرز عمل" کے موضوع پر گفتگو کرنا تھی لیکن وہ اپنی اہلیہ کی اچانک علالت کی بناء پر تشریف نہ لا سکے لہٰذا یہ فریضہ بھی محترم اعجاز لطیف صاحب نے انجام دیا۔ انہوں نے قرآن کی عظمت' مقصدِ نزول اور اس کے حقوق گنوانے کے بعد لوگوں کے قرآن کریم سے اعراض کے عمومی رویئے کو بیان فرمایا۔ ان کی گفتگو کو لوگوں نے بڑی توجہ سے سنا۔ اس کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے وقفہ ہوا۔ بعد نماز مغرب انجینئر نوید احمد صاحب نے "ہماری دینی و ملی ذمہ داریاں" کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے انسان کی پر مشقت زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حیوانی' باطنی اور نظریاتی تقاضوں کی تفصیل بیان کی اور وطن عزیز کے قیام کے منفرد نوعیت کی بناء پر یہ ثابت کیا کہ ان تمام تقاضوں کی تکمیل کا واحد ذریعہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بدقسمتی سے ہم روز اول سے ہی مادہ پرستی کی دوڑ میں شامل ہو گئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام ہماری زندگیوں سے دور ہوتا چلا گیا۔ اس کی پہلی سزا ہمیں ملک کی شکست و ریخت کی صورت میں ملی۔ لیکن احساس زیاں سے عاری ہماری قوم نے اپنی روش تبدیل نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم اغیار کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشاروں پر ہمارے ہاتھ اپنے ہی بھائیوں کے خون سے رنگین ہو رہے ہیں۔ افغانستان میں طالبان کو ختم کرنے میں ہم نے جو کردار ادا کیا وہ کم افسوسناک نہ تھا۔ اس پر مستزاد آج کل وانا میں جو کچھ ہو رہا ہے' یہ ہماری بدقسمتی کی انتہا ہے۔ اس ساری صورت حال سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم انفرادی زندگیوں میں حتی الامکان اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ملک میں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے نفاذ کی جدوجہد کے لئے کسی ایسی جماعت میں شامل ہو جائیں جو یہ کام کر رہی ہو اور اپنا تن من دھن اس مقصد کے لئے وقف کر دیں۔ ان کی گفتگو کے بعد احباب کی خدمت میں ایک آڈیو کیسٹ اور کتابچہ "نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" پیش کیا گیا اور ان سے رائے نامے حاصل کئے گئے تاکہ اس کے ذریعہ حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں ان سے آئندہ رابطے استوار کئے جاسکیں۔

اذان عشاء پر پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا جس کے بعد مقامی رفقاء نے سامان سمیٹنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس موقع پر ناظم پروگرام محترم حبیب عبدالقادر صاحب اور ان کی ٹیم کی تحسین کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا جس کی کوششوں سے یہ بھرپور پروگرام منعقد ہو سکا۔ امیر تنظیم شمالی محترم سید اظہر ریاض صاحب' اس کے باوجود کہ دو دن قبل ان کی والدہ کے دونوں گھٹنوں کا آپریشن ہوا تھا وہ اب تک ہسپتال میں میں داخل ہیں' اس سارے پروگرام کے دوران اپنی ٹیم کی رہنمائی میں کوئی کسر نہ باقی رہنے دی۔

اللہ تعالیٰ تمام شرکا پروگرام کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ ان کے اخروی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائے اور ہمیں اس پروگرام کے ثمرات سے مستفید فرمائے۔ آمین (محمد سمیع' کراچی)

تنظیم اسلامی ٹوبہ کا ماہانہ دعوتی و تربیتی پروگرام

پروگرام کا آغاز 20 فروری کو نماز جمعہ سے ہوا۔ امیر حلقہ پنجاب وسطی مختار حسین فاروقی صاحب نے قاسمیہ مسجد ضلع کچہری ٹوبہ میں خطبۂ جمعہ دیا۔ کثیر تعداد میں رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ آپ نے امت مسلمہ کے ایک اہم فریضہ شہادت علی الناس کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ یہ امت ایک بہترین امت اسی ذمہ داری کی ادائیگی کی وجہ سے ہے۔ نماز عصر کے بعد رفقاء تنظیم الھدیٰ لائبریری میں جمع ہوئے۔ وہاں امیر حلقہ کی موجودگی میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے حالات زندگی کا اجتماعی مطالعہ ہوا۔ بعد ازاں فاروقی صاحب کے خطاب عام کے انتظامات کے لئے چند رفقاء لاثانی ہوٹل روانہ ہو گئے باقی رفقاء دعوت کے لئے مختلف مقامات پر گئے۔ دو تین روز قبل ہی سے اس پروگرام کی تشہیر کے لئے رفقاء پمفلٹ تقسیم کئے۔ بعد از نماز مغرب لاثانی ہوٹل ٹوبہ کے وسیع ہال میں فلسفۂ شہادت کے موضوع پر محترم مختار فاروقی صاحب کے خطاب کا آغاز ہوا۔ اس سے پہلے راقم نے فاروقی صاحب کا مختصر تعارف حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ احباب کی حاضری ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر تھی۔ رفقاء اور ہوٹل کی انتظامیہ کے تعاون سے 170 احباب کے لئے نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ محترم فاروقی صاحب نے شہادت کے عمومی تصور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم عام طور پر مقتول فی سبیل اللہ کو شہید کہتے ہیں جبکہ قرآن میں لفظ شہید اللہ کے لئے' اس کے رسولوں کے لئے اور امت مسلمہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ شہادت علی الناس ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قول و عمل سے دین کی گواہی دے۔ اور اس راستے میں وہ اپنی جان بھی دے دے تو یہ شہادت کا اعلیٰ ترین درجہ ہوگا۔ فاروقی صاحب نے بتایا کہ آج ارکان اسلام نماز اور روزے کی گواہی کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ لیکن کاروبار اور شادی بیاہ کے معاملات بھی دین کے عین مطابق ہوں۔ ایسی گواہی موجود نہیں۔ حضورؐ نے پورے دین کی گواہی دی۔ حاضرین نے بڑے انہماک سے اس خطاب کو سنا۔ اختتام پر لاثانی ہوٹل کی انتظامیہ نے حاضرین کو چائے پیش کی۔ پروگرام کے لئے دیگر انتظامات بھی انہی کی طرف سے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں ان کے تعاون کو قبول فرمائے۔ چند رفقاء و احباب نے فاروقی صاحب کی امامت میں لاثانی ہوٹل کے ہال میں نماز عشاء ادا کی۔ وقفۂ طعام کے بعد شب بسری کا پروگرام ہوا۔ ملتزم رفیق زاہد جاوید کی پیش

کش پران کی رہائش گاہ کے ایک حصے میں رفقاء واحباب جمع ہوئے۔ محترم فاروقی صاحب کی ایک تحریر "تنظیم اسلامی کی دعوت" پڑھ کر سنائی گئی۔ بعض مقامات کی وضاحت خود فاروقی صاحب نے فرمائی۔ بعدازاں محترم رفیق عبدالغفار صاحب نے نہی عن المنکر کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ اگلے روز نماز فجر سے پہلے انفرادی نوافل کی ادائیگی ہوئی۔ نماز فجر فاروقی صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ بعدازاں فاروقی صاحب نے نماز میں تلاوت کردہ سورۃ الحجرات کا ترجمہ بیان کیا۔ ناشتہ اور دعائے خیر کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (راقم: پروفیسر خلیل الرحمٰن)

چشتی ہاؤس بہاولنگر تحریک رجوع الی القرآن کا نیا مرکز

حلقہ میں درس و تدریس کا کام الحمدللہ جاری ہے۔ بہاولنگر شہر دینی سرگرمیوں کے حوالے سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بہاولنگر شہر میں مین بہاولی روڈ پر چشتی ہاؤس کی شکل میں درس قرآن کے لئے ایک نیا مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر کے امیر محمد منیر احمد کی کوششوں اور جناب عبداللہ چشتی صاحب کی مہربانی سے قائم ہوا ہے۔ جہاں درس قرآن کا آغاز 15 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء ہو چکا ہے۔ اپنے خطاب میں امیر حلقہ نے سورۃ آل عمران کے پہلے رکوع کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ اور قرآن کریم کی عظمت کو لوگوں پر واضح کیا اور قرآن کریم کو چھوڑنے کی وجہ سے امت مسلمہ کی موجودہ حالت زار پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ہمیں قرآن وسنت کو تھام کر اسلامی انقلاب کے لئے مل جل کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ ان شاء اللہ درس قرآن کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس سعی وجدوجہد کو قبول فرمائے اور ہمیں اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مرتب: محمد رضوان عزمی، سجاد سرور)

اسرہ قرآن کالج کی میٹنگ

اسرہ قرآن کالج کی پندرہ روزہ میٹنگ 29 مارچ کو ساڑھے نو بجے کامن روم میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جس کی سعادت رانا حسن شوکت نے حاصل کی۔ اس کے بعد نقیب اُسرہ پروفیسر مسعود محمد اقبال صاحب نے سورۃ الاخلاص کا ترجمہ وتشریح بیان کی اور انہوں نے خصوصاً رفقاء کی توجہ "پردہ" کی طرف دلائی کہ آج کل فحاشی' عریانی اتنی زوروں پر ہے کہ 90 فیصد خواتین پردہ نہیں کرتیں یہ سب ہمارے الیکٹرانک میڈیا' ٹی وی' کیبل اور انڈین فلموں کی بدولت ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ یہ اسلام سے دوری کی وجہ ہے اور اسلام ہمیں کیا حکم دیتا ہے اور ہم اس پر کتنا عمل کرتے ہیں تو آیئے دیکھیں اسلام میں پردے کے بارے میں کیا حکم ہے اور کن رشتہ داروں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ سورۃ النور میں فرمایا "اے نبیؐ مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں" ایک اور جگہ سورۃ النور میں ارشاد فرمایا کہ:

"اور عورتیں اپنی زیب وزینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے شوہروں اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور شوہروں کے بیٹوں اور اپنے بھائیوں' بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی جان پہچان کی عورتوں اور اپنی کنیزوں وغلاموں کے نیز ان خدام کے جو عورتوں سے کوئی غرض نہیں رکھتے یا ایسے بچوں سے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے۔"

قرآن وحدیث کی بات پر ڈٹ جانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ اپنے ان رشتہ داروں کو بتائیں کہ جو قرآن ہمیں کہتا ہے' ہم نے اس پر عمل کرنا ہے۔ مزید انہوں نے رفقاء کو کہا کہ آئندہ میٹنگ میں تیسویں کی آخری دس سورتیں ہر ساتھی سے سنی جائیں گی کیونکہ نماز میں بار بار ایک ہی سورۃ کو نہ پڑھا جائے بلکہ دوسری سورتیں پڑھیں کیونکہ اس میں قرآن مجید کی عظمت بتائی گئی ہے۔

رفیق اسرہ عمر فاروق نے تقدیر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا کہ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان فرض ہے' لیکن اپنے اعمال وافعال میں کوتاہی کے عذر میں تقدیر کو پیش کرنا درست نہیں یعنی کوئی شخص چوری کرے اور عذر یہ پیش کرے کہ یہ میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔ تو اس کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا اور مواخذے سے بچنے کے لئے کافی نہیں کیونکہ اس وقت اس کو اس بات کا علم نہ تھا کہ تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ بلکہ اس میں اس کی خواہش نفسانی پائی گئی تھی۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ ان اچھی باتوں کو ذہن میں رکھ کر عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ آخرت کی زندگی کے لئے سامان قبل از حساب جمع ہو جائے۔ آج کی میٹنگ میں رفقاء نے بھرپور شرکت کی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ: کرم داد خان بلوچ)

اسرہ اوچ میں دعوتی پروگرام

20 مارچ کو بعد از نماز عشاء تنظیم اسلامی اُسرہ اُوچ کے زیر اہتمام جامع محمودیہ میں ایک دعوتی پروگرام ہوا جس کا موضوع تھا "نیو ورلڈ آرڈر اور عالم اسلام" ناظم دعوت حلقہ سرحد شمالی مولانا غلام اللہ خان حقانی نے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر قرآن اور حدیث کی روشنی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ نیو ورلڈ آرڈر دراصل دجالی تہذیب کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے دجالی تہذیب کے جو خدوخال احادیثؐ میں دیئے گئے ہیں وہی خدوخال نیو ورلڈ آرڈر کے ہیں چنانچہ اس نظام باطل کی بدولت آج انسان کی شرف انسانیت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ بھوک وافلاس' فحاشی وعریانی' جوا اور سود نیز خوف ودہشت کے ذریعے انسانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ خدا سے بغاوت کر کے اس نظام کو تسلیم کریں۔ دوسری طرف عالم اسلام ایمان وقرآن سے عاری اور سامان حرب وضرب سے خالی میدان میں سراسیمہ کھڑی ہے۔ نہ عرب میں دم خم ہے اور نہ عجم میں مقابلے کی سکت۔ لہٰذا اس صورتحال سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ قرآن عظیم سے رشتہ استوار کرے اور قرآن ہی کے ذریعے ایمان حقیقی کے نور سے اپنے سینے منور کر کے اجتماعیت کی شکل میں میدان کارزار میں آئے۔ ان شاء اللہ فتح پھر مسلمانوں کی ہوگی۔ تقریباً 60 افراد نے جم کر اس پروگرام میں شرکت کی۔ (رپورٹ: ڈاکٹر لیاقت علی' مبتدی رفیق اسرہ اوچ)

ناظم اعلیٰ کا دورہ کراچی

ناظم اعلیٰ محترم اظہر بختیار خلجی 28 / مارچ کو ایک روزہ دورہ پر کراچی تشریف لائے۔ اس روز آپ نے تین مقامی تنظیموں کا دورہ کیا۔ آغاز "تنظیم اسلامی" کراچی شمالی' نارتھ ناظم آباد کے ماہانہ تنظیمی اجتماع میں شرکت سے ہوا۔ مقامی تنظیم اور اسرہ جات کے تعارف کے علاوہ رفقائے تنظیم سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا۔ نیز رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ناظم اعلیٰ' رفیق تنظیم راشد خان صاحب سے ملاقات کے لئے ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر تنظیم اسلامی کراچی شرقی کے امیر محمد وسیم صاحب بھی موجود تھے۔

ناظم اعلیٰ صاحب نے تنظیم اسلامی کراچی سوسائٹی کے اجتماع رفقائے تنظیم میں بھی شرکت کی۔ تنظیم کے تعارف اور کارکردگی کے علاوہ رفقاء سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا' نیز رفقاء کے ہمراہ سوالات کے جوابات کی نشست بھی ہوئی۔

اپنے دورے کے اختتام پر ناظم اعلیٰ نے تنظیم اسلامی شاہ فیصل کے نقباء سے مقامی تنظیم کے دفتر میں ملاقات کی۔

اس دورے کے دوران امیر حلقہ سید نسیم الدین صاحب بھی ناظم اعلیٰ کے ہمراہ رہے۔

نظم بالا کی جانب سے اس قسم کی ملاقاتیں رفقاء میں ایک نیا حوصلہ پیدا کرتی ہیں اور وہ جذبہ تازہ کے ساتھ دین کی خدمت پر آمادہ نظر آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آخری سانس تک دین کی خدمت کے عظیم مشن سے وابستہ رکھے۔ آمین!

(رپورٹ: محمد سمیع)

تنظیمی اعلان

جناب عبدالرؤف صاحب قائم مقام امیر تنظیم اسلامی گجرات نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر اس ذمہ داری سے معذرت کی ہے۔ محترم امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب نے مشورہ کے بعد ان کی معذرت قبول کر لی ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ جناب احمد علی بٹ صاحب امیر تنظیم اسلامی گجرات کی یک سالہ رجوع الی القرآن کورس سے فراغت تک ناظم حلقہ جناب شاہد رضا صاحب اضافی طور پر امیر تنظیم اسلامی گجرات کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

شب بسری رپورٹ تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں

قرآن اکیڈمی کراچی میں تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کے تحت ہونے والی شب بسری کا پروگرام 20 مارچ بروز ہفتہ 2004ء کو منعقد ہوا جس میں میزبانی کے فرائض تنظیم اسلامی شرقی کراچی نے انجام دیئے۔ رات 9:30 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ تنظیم اسلامی شاہ فیصل املیر کے امیر جناب اعجاز لطیف صاحب نے مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کی کتاب "دعوتِ دین اور اس کا طریقۂ کار" کے ضمن میں داعی کے کردار کو واضح کیا اور ان کے رہنما اصول شرکاء کو بتاتے ہوئے کہا کہ دعوتِ دین کو قبول کرنے والوں کی تربیت ناگزیر ہے' نیز دعوت دے کر بیٹھ جانے سے دعوت مؤثر اور کارگر ثابت نہیں ہوسکتی بلکہ یہ کام مستقل کرتے رہنا ہوگا۔

فجر کی نماز کے بعد تنظیم اسلامی شرقی کے رفیق جناب جلال الدین اکبر صاحب نے درسِ حدیث دیا۔ ناشتہ کے وقفہ کے بعد 8.00 بجے تنظیم اسلامی کورنگی کے رفیق جناب محمد وقاص احمد نے "سورۃ الملک" کے پہلے رکوع کی روشنی میں تذکیر بالقرآن کی سعادت حاصل کی۔ یہ نوجوان ساتھی ہیں اور پہلی دفعہ کسی بڑے مجمع کے سامنے بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے نہایت اعتماد کے ساتھ متن پڑھا اور عمدہ تشریح بیان کی۔ اس کے بعد انجینئر اختر ندیم صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ پیش کیا جس میں امریکہ کا دورخہ پن واضح کرتے ہوئے کہا کہ کولن پاؤل نے پاکستان کے دورے میں بیان دیا کہ پاکستان سے ہماری دوستی مضبوط اور پائیدار ہے۔ جبکہ اسی دن Time Magzine کے شمارے میں ایک مضمون شائع ہوا کہ پاکستان ابھی ہماری ضرورت ہے اور اسی لئے ہم نے پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات سے صرف نظر کر رکھا ہے۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کے ناظم جناب نوید احمد صاحب نے منتخب نصاب میں "سورۃ الجمعہ" کا مطالعہ کراتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے انقلاب کا بنیادی طریقہ کار کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے اس بگڑے ہوئے معاشرے میں قرآن حکیم کی آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور جن لوگوں نے ان آیات میں دیئے جانے والے پیغام کو قبول کیا ان کا قرآن حکیم کے ذریعہ ہی تزکیہ کیا۔ پھر اگلے مرحلے میں ان کو شریعت کے احکام کی تعلیم دی اور پھر ان کو احکامات کی حکمت سے آگاہ کیا۔ اس بنیادی طریقہ کار سے وہ افرادی قوت فراہم ہوئی جس نے منہج انقلابِ نبوی ﷺ کے چھ مراحل طے کر کے نبی کریم ﷺ کی قیادت میں انقلاب برپا کیا۔ اس کے بعد امیر حلقہ سندھ زیریں جناب نسیم الدین صاحب نے رفقاء کو مرکز میں نئے فیصلوں کے بارے میں شرکاء کو آگاہ کیا آئندہ ہونے والے پروگراموں کی تفصیلات بتائیں اور اعلان فرمایا کہ آئندہ شب بسری کا پروگرام قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں ہوگی۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ شب بسری کے اختتام پر ملتزم رفقاء اراکین مرکزی مجلس مشاورت کا انتخاب کریں گے اس انتخاب کے لئے ہونے والے اجتماع میں ملتزم رفقاء کی شرکت کو لازمی قرار دیا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی شرقی کے امیر جناب وسیم احمد میمن صاحب نے مسنون دعا پر اس پروگرام کا اختتام کیا۔ (رپورٹ: سلیم الدین)

موجودہ عالمی حالات

کے پس منظر میں اسلام کا مستقبل

☆☆☆

کیا پاکستان کے خاتمے کی

الٹی گنتی شروع ہوچکی ہے اور کیا ابھی نجات کی کوئی راہ کھلی ہے؟

بانیٔ تنظیم اسلامی **ڈاکٹر اسرار احمد** صاحب کے یہ دو چشم کشا

اور جھنجھوڑنے والے خطابات ماہنامہ **"میثاق"**

کی اشاعتِ خصوصی بابت اپریل 2004ء میں

کتابی صورت میں اعلیٰ سفید کاغذ پر طبع ہوچکے ہیں۔ قیمت: 30 روپے

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور

Rest of "The Soul-less Army"

Earlier the US Congressional sources told Dawn that the picture presented by the former ISI chief, Ziauddin, before the intelligence committee was so grim and scary that many members supported the public statement issued by the US warning against a military coup in Pakistan.

It shows the coup was on the cards since long because a civilian government could not further the US and the IMF agenda as the military government could. It was only a matter of timing and suitability of coup leadership. Some US sources were reported as saying the US was not worried about an army coup but it was scared of a takeover by "fundamentalist Islamic radicals in the Pakistan army" (Dawn, Sept. 26, 1999).

Thus emerged a new consensus in Washington to weaken Pakistan's military through promoting secular elements to power in Islamabad. The Observer proposed such a strategy of controlling the "spectre of Islamic fundamentalism" in its report titled "Fundamentalism Across Asia" (Feb. 18, 1997). It proposed to utilise the might of local armies against the "the blessings of the resident governments" to fundamentalists.

Preparing local armed forces as secular bulwarks became part of a coherent policy framework toward Islam, which according to the Director of James A. Baker III Institute at Rice University, Edward P. Djerejian, has "become a compelling need as foreign policy challenges erupt involving an "arc of crisis" extending from the Balkans, the Caucasus, North Africa, Middle East, Central and South Asia,.... Afghanistan, and Kashmir. [every where] the rallying cry of Muslim fighters - 'Allhu Akbar' - is heard in a complex web of violent conflict."

Pakistan army played in the hands of forces determined to ruin it. They might seem successful at the moment. However, to sustain the ephemeral success in Algerian style will remain a dream unfulfilled. The reason is: if Wanna kind of operations are replicated or extended through the soul-less army, there will be civil war and chaos but Pakistan military, as we known it, will be there no more.

❀ ❀ ❀

دعائے مغفرت

کراچی سے تعلق رکھنے والے سینئر رفیق تنظیم احتشام الحق صدیقی صاحب کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں۔ قارئین ندائے خلافت' رفقاء واحباب سے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

آیئے! وقت کو قیمتی بنایئے   خود سیکھئے اور سکھایئے

گلی گلی کوچہ کوچہ دعوت دین پہنچایئے

خیر الناس من ینفع الناس بن کر اعلائے کلمۃ اللہ میں جت جایئے

سہ روزہ' ہفت روزہ پروگراموں میں وقت دے کر اپنے فکر کے استحکام' حرکی تربیت حاصل کریں' داعی الی اللہ بنیں اور دیگر تنظیمی و انتظامی اُمور میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

رفقاء احباب دفتر حلقہ/مرکز سے رابطہ کریں۔ آپ کے جواب کے منتظر

منجانب: شعبہ دعوت وتفریغ اوقات' تنظیم اسلامی

Abid Ullah Jan

The soul-less Army

I have an acknowledgement to make. I was wrong in my March 16, 1999 column when I confidently declared: "Mr. Inderfurth cannot take away the soul of our army. It can never be mobilised against Muslims like the Turkish or Algerian army. Our army would continue to recognise that the US interests can never be entirely satisfied at the cost of our own existence. Our army has enough to learn from the experiences in other Muslim states and hopefully it will not react to the hype of US anti-Islam propaganda by launching a crusade that would ultimately destroy our unity and our trust." Let me admit: I was absolutely wrong.

Today, the US has stolen the soul of Pakistan army. One cannot imagine how meaningless all the displayed Qur'anic verses might look like in Pakistan's military bases, when our forces leave for killing their brothers in faith. One cannot imagine how shallow their Takbeer would sound before pulling triggers on their brothers and dynamiting homes of fellow Pakistanis.

But the targeted people are terrorists, someone might argue. In this regard, we have to keep two things in mind. First: There is no us, the hounds, and them, the hounded. They are not targets. We together are the target.

Second: Who are they — Taliban, Arabs, Chechens, or the tribal "rebels"? We did not consider the Taliban as terrorists until October 7, 2001. The ISI was feeding and training them all along and standing shoulder to shoulder with them until then.

Arabs were not terrorists as long as they were fighting to liberate Muslim lands from the occupation of the US arch enemy, the Soviet Union. As soon as they thought of liberating Muslim lands from the US and Israeli direct and indirect occupations, they became the target.

Chechens had nowhere to go to save themselves from the holocaust in their land and became the enemies by being at the wrong place at the wrong time.

The tribal "rebels" are as true to their traditions today as they were at the times of British adventures in the region. They know not of any hypocrisy and switching sides over night.

Let us come back to the real target, Pakistan and its military might. When Musharraf declared in late September 2001 that the "Taliban days are numbered," the wise could read the writing on the wall. It was: Pakistan's years are numbered. Since then the count down is underway.

The planning for that is as old as that the search for a suitable bloody drama like 9/11. In March 1999, the then US Assistant Secretary of State for South Asia, Karl Inderfurth, boldly declared that the US doesn't want Pakistan army to become a "Taliban-like force." He proposed "Western style training" for the army to pave the way for its secularisation. So far, the mission he started is right on the target.

The US started its campaign against Pakistan military as a result of the reports by spying US military commanders, who could not swallow 99 attributes of Allah written on every twist and turn towards the Special Service Group (SSG) Centre at Chirat. They couldn't digest the motto of Pakistan armed forces: Iman, Taqwa, Jihad fisabeelillah (Faith, fear of Allah and Jihad in the way of Allah). Today the latter two have been effectively replaced by the fear of Uncle Sam and Jihad in the way of US.

As the news pour in about the death of Pakistani soldiers and civilians in their operation of raining down death and destruction on the voiceless people in the tribal belt, we cannot imagine how relieved the concerned quarters would feel in the US, Israel and India who felt Pakistan army as a thorn in their eyes. Its operations since 9/11 have transformed it into a soothing balm for them.

Acting for the first time against one's conscience is difficult. Then it becomes a norm. Pak army has joined the first battle of a long war without any consideration of the reality. It cannot see that it has fallen on the wrong side of the battle field. Al-Qaeda was no more than a couple of hundred Arabs which has gone up in smoke. It is now transformed into a movement, which includes both Muslims and non-Muslims resisting the neo-cons tyrannical world order.

As the lies and real motives behind the "war on terrorism" are exposed, the resistance grows. Pak-army with a blood of its fellow Muslims on its hands will never hesitate to repeat the feat outside the tribal belt as anyone against the tyrannical global order is now an Al-Qaeda terrorist and any political dissent is "Islamic extremism."

Pakistan army, which the US, India and Israel feared as the only nuclear arms laced "Islamic fundamentalist-minded" army, is now ready to swim in the blood of fellow Muslims. Joint efforts of these three states to dismantle Pakistan's military might remained fruitless as long as General Musharraf didn't come into picture. He alone has done which all the three powers together could never achieve, i.e., gradually eroding justification for its existence and eliminating the sources of its inspiration.

The story is not limited to General Musharraf. He only materialised what others could only dream. At home, the enemies within kept on trying to pave the way for the US to make Pakistan army yet another horrible example after rubbing Iraqi nose in the Middle East sand in 1991.

By declaring it "new fascists" and "a threat to the world peace and security," Benazir Bhutto went too far in her campaign to malign Pak-army (The Statesman on May 17, 2001). She blamed the military for giving "a disproportionate voice to religious fanatics" and alleged that it is "dedicated to the export of religious extremism through Afghanistan to shores of Europe." In her interview to Guardian, Ms Bhutto said the Pakistan army is "infected by the extremism." You do not see that "infection" anymore. Musharraf has done that job better than any candidate, offering his services to the US, could do.

Vol: 13 Regd. No. LRL -50 No.15

Weekly Nida-e-Khilafat Lahore

View Point

Abid Ullah Jan
(E-mail: abidjan@tanzeem.org)

Averting Further Nightmares

Thomas Friedman made a confession in his March 28 column that despite being the foreign affairs columnist for The New York Times, he didn't listen to one second of the 9/11 hearings and didn't read one story in the paper about them. In fact, no American is supposed to. The reason for Thomas Friedman and the rest of Americans, however, is different.

The reason for Friedman is the failure of his vision. Exposing his new-cons mentality, Friedman says, "Lord knows," he didn't do it out of "indifference to 9/11." He did it simply because he made up his "mind about that event a long time ago" and now all the doors to further inquiry are permanently shut. Muslims are responsible and they must pay the price.

For the rest of the Americans, the 9/11 hearing is irrelevant because it was not a failure of intelligence but their imagination. As the pieces and bits exposed so far clearly show that there was perfect intelligence available on many key pieces of 9/11, but the agencies did not act. Americans now lack enough imagination to put those pieces together and realize that some among them have so evil designs to go to the extent of killing as many fellow Americans as they could, for putting the blame on Muslims and paving the way for invasion of Iraq and Afghanistan to begin with.

It is not that the intelligence could not prevent 9/11. It is that the CIA and other sensitive organs of the state were accomplices to the crime. The crime continues because the intelligence continues to promote the official story and covers the fact that it was an inside job.[1]

On February 25th, 2004, Alex Jones' Prison Planet Radio programme interviewed former Pentagon arms salesman Donn de Grand-Pre, author of three books on 9/11, who organised a 72-hour non-stop symposium by a group of military and civilian pilots in May 2003. They concluded that the story told by the U.S. government about what happened on Sept. 11, 2001 was improbable and unlikely. There were no hijackers involved and the flight crews of the four passenger airliners involved in the 9/11 tragedy had no control over their aircraft.

Earlier Andreas von Bulow, who was the federal Minister of Defense, or the equivalent of the US Secretary of Defense, in the German government since the 70s, told Alex Jones in an interview that 9/11 was the CIA's job. This is the central theory of his book that according to Reuters is the best seller in Germany. And he's not the only German minister who has said we are looking at world fascism here and a powerful military industrial complex institution engineering terror attacks to scare the world into submission.

Despite the fact that lies of unprecedented magnitude on part of the US administration has led to the most horrible consequences, a vast majority of Americans still finds it hard to imagine that what they are being told about 9/11 on the mainstream media is not true.

Despite an overwhelming amount of evidence unearthed by their fellow Americans, such as Alex Jones and others, the majority is still lost. The best they can think of is that the government knew but it didn't act in time to prevent the tragedy. They cannot go one step further to think that there must be some reason that warning memos of some intelligence officers were effectively ignored. The reason could not be any other than the fact that the people who could prevent it were part of the plan.

One can guess the lack of imagination on part of common Americans from the "imaginative" dreams of their lead foreign affairs correspondent. Friedman wants to wake up to see "10,000 Palestinian mothers marching on Hamas headquarters" to stop resistance to occupation, rather than on Israel to end the occupation.

He wants to see Crown Prince Abdullah of Saudi Arabia inviting killer Ariel Sharon, neck deep in fresh and old Palestinian blood "to his home in Riyadh to personally hand him" a peace plan to which Sharon will respond only "by freezing Israeli settlements as a good-will gesture."

Did Bush Senior invite Saddam to his ranch in Taxes and offer him what he wanted in return to his promise of not building any homes for Iraqis in Kuwait until some unknown date when he would presumably end his occupation of Kuwait? Instead Bush drew a "line in the sand" and gave a deadline to end the occupation or face the consequences. "No negotiations" has been the principle all along.

Friedman wants to see Dick Cheney apologizing "to the U.N. and all allies for being wrong about W.M.D. in Iraq," but then appealing "to join with the U.S. in an even more important project — helping Iraqis build some kind of democratic framework." What a dream! Reading this confirms that the resistance to the American led tyranny is far more imaginative than its advocates.

Does it sound sane that when Dick Chaney and company admit and apologize for their historical lies, the world should not only forgive them but also let them go ahead with "even more important project" than the one that has taken, and continues to take, thousands of lives?

Is Muslim blood so cheap that instead of facing prosecution for taking thousands of innocent lives on the basis of lies, the killers should be assisted in implementing the designs for which they deceived the world in the first place?

With such kind of imagination and benevolent dreams for the perpetrators of violence in the US and around the world, Americans will continue to wake up into more horrible nightmares than 9/11. They have no option but to identify and deal with the evil within to avert 9/11 like nightmares at home and Bali, Karbala, Istanbul and Madrid like adventures abroad for gaining more support for perfecting neo-con's global tyranny.

Unlike Thomas Friedman's confession to live with a mind "made up a long ago," the solution for averting further nightmares lies only in keeping mind open to further inquiry, search for the truth and the real culprits behind 9/11.

★ Abid Ullah Jan's latest book, The End of Democracy, has just been released in Canada.

End Notes:

[1] With regard to the kind of information coming to fore and the 9/11 commission continuing to discuss non-issues, see the kind of evidence the Americans have been overlooking.

◆ ◆ ◆